مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ

والدین کی طرف سے اپنی اولاد کے حق میں حسنِ تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں

حُسنِ تربیت

دینی احکام — اسلامی آداب — مسنون دعائیں

مکاتب قرآن کریم، اعدادیہ، متوسطہ اور
اسکول و کالج کے طلبہ و طالبات کے لیے
بنیادی اور ضروری مسائل کا مجموعہ

تالیف
مولانا عمران عیسیٰ
استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ما نحل والد ولده أفضل من أدب حسن

والدین کی طرف سے اپنی اولاد کے حق میں حسنِ تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں

مکاتب قرآن کریم، اعدادیہ، متوسطہ اور
اسکول و کالج کے طلبہ و طالبات کے لیے
بنیادی اور ضروری مسائل کا مجموعہ

تالیف

مولانا عمران عیسیٰ

استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم
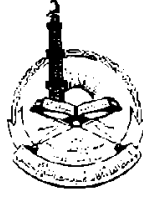
۱۴۴۲ھ/ 2021ء

Tel: +92 21 34912929 - 34913570 Ext: 185
E-Mail: majlis@banuri.edu.pk
web: www.banuri.edu.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب زید مجدہم
مہتمم: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ یوسف بنوری ٹاؤن کراچی
صدر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان
امیر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم الأنبیاء و المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ، اما بعد :

مکاتب قرآنیہ کے بچوں کو قرآن کریم آموختہ کرانے پر بنیادی توجہ دی جاتی ہے، ان میں سے بعض بلکہ اکثر بچے حفظ قرآن کے بعد باقاعدہ طور پر دینی تعلیم حاصل نہیں کرپاتے، جس کی وجہ سے بسااوقات بعض حفاظ بنیادی ضروری احکام و مسائل سے بھی ناواقف دیکھنے میں آتے ہیں، اس لیے عرصہ سے مکاتب قرآنیہ کے ذمہ داران اور اَرباب مدارس اپنے اپنے طور پر اس دینی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ مجموعہ بھی ہے، جسے ہماری جامعہ کے استاذ مولانا عمران عیسیٰ صاحب حفظہ اللہ نے مرتب فرمایا ہے، یہ مجموعہ کئی تدریسی تجربات اور دارالافتاء کے مفتیان کرام کی تصدیق ونظر ثانی کے بعد منظر عام پر لایا جارہا ہے، میری رائے میں یہ مجموعہ ہر قرآنی مکتب کے لیے مفید وموزوں ہے، اسی بنا پر جامعہ کی تعلیمی کمیٹی نے اسے اعدادیات کے تعلیمی نصاب کے لیے منتخب کیا ہے، میری دعا ہے کہ یہ مجموعہ اپنے مقصد میں بہترین وثمرآور ثابت ہو اور مولف گرامی کے لیے صدقہ جاریہ بنے، آمین۔

وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

عبدالرزاق اسکندر

۱۶ / ۲ / ۱۴۳۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على رسوله محمد و آله و صحبه أجمعين ، و بعد!

زیرِ نظر کتاب ''مدرسہ سلمیہ'' (کراچی میمن سوسائٹی، ہل پارک) میں زیرِ تعلیم حفظ قرآن مکمل کرنے والے طلبہ کے لیے مرتب کی گئی، باعث اس کا یہ پیش آیا کہ مختلف بزرگوں سے سنا کہ ''برصغیر کے مساجد و مکاتب میں قرآن پڑھانے والے ''میاں جی'' صرف قرآن نہیں پڑھاتے تھے، بلکہ بچے کو عملی مسلمان بنادیتے تھے''۔ چنانچہ یہ خیال ہوا کہ حفظ کے طلبہ کو طہارت اور نماز کے بنیادی اور ضروری مسائل بتائے جائیں، اس بنا پر فقہ اسلامی کی مستند کتابوں کی ترتیب پر مسائل کو مرتب کرنا شروع کیا، کوشش یہ رہی کہ بالکل عام فہم اور کثرت سے واقع ہونے والے مسائل ہی پر اکتفا کیا جائے، اس سلسلے میں بنیادی ماخذ مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ کی ''تعلیم الاسلام'' اور مولانا عمر فاروق صاحب زید مجدہ کی ''آسان فقہی مسائل'' کو بنایا، ابتداءً ایک ہفتے میں ایک عنوان کے تحت مسائل مرتب کر کے پڑھانے شروع کیے یہاں تک کہ عقیدہ، طہارت اور نماز کے مسائل پر مشتمل ایک مناسب مجموعہ تیار ہو گیا، گزشتہ تین سال سے یہ ضروری مسائل کا مجموعہ شوال تا شعبان حفظ قرآن مکمل کرنے والے اور تکمیل کے قریب طلبہ کو ہفتے میں ایک مرتبہ آدھا گھنٹہ پڑھایا جانے لگا۔

اس سال یہ خیال ہوا کہ اس کو باقاعدہ طبع کرا دیا جائے۔ چنانچہ دارالافتاء جامعہ بنوری ٹاؤن کے نگران مفتی محمد انعام الحق صاحب زید مجدہ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کاوش کو سراہا، ناظم شعبہ تخصص فقہ اسلامی مفتی رفیق احمد صاحب زید مجدہ نے بھی بالاستیعاب

مطالعہ کیا، ان دونوں حضرات کے مفید مشورے اور تجاویز سے یہ مجموعہ مزید نکھر گیا۔

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے نائب مہتمم حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب زید مجدہم سے بطور مشورہ ذکر ہوا تو پسند فرمایا اور جامعہ کے شعبہ حفظ اور متوسطہ (مڈل۔میٹرک) کے نصاب میں شامل کرنے کی تجویز پیش کی، بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اس کتاب کو اسکول و کالج کے اسلامیات و دینیات کے نصاب میں بھی شامل ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور بندے اور اس کے والدین، اساتذہ اور اہل خانہ کی مغفرت کا سامان بنائے۔ نیز معاونین ساتھیوں کو اللہ بہترین جزا مرحمت فرمائے۔

وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

عمران عیسیٰ

۱۳ صفر الخیر ۱۴۳۷ھ

۲۶ نومبر ۲۰۱۵ء

فہرست مضامین

استنجا کا بیان

پانی کا بیان

تیمم کا بیان

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

نجاست کا بیان

نماز کا بیان

اذان اور اقامت کا بیان

نماز کے طریقہ کا بیان

مفسدات اور مکروہاتِ نماز کا بیان

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بیان

مدرک، مسبوق اور لاحق کی نماز کا بیان

نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان

قضا نماز پڑھنے کا بیان

مسافر کی نماز کا بیان

بیمار کی نماز کا بیان

سجدہ تلاوت کا بیان

سجدہ سہو کا بیان

جمعہ کی نماز کا بیان

تراویح کا بیان

عید کی نماز کا بیان

فرض نمازوں کے علاوہ مخصوص اوقات اور احوال پر پڑھی جانے والی دیگر نمازوں کا بیان

نوافل

نماز جنازہ اور میت کے احکام کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''دین'' کسے کہتے ہیں؟

عربی زبان میں ''دین'' یا ''مذہب'' اس طریقہ کو کہتے ہیں جس پر چلا جائے، چاہے وہ درست ہو یا غلط۔

شریعت میں ''دین'' سے مراد اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وہ طریقہ ہے جس پر چل کر بندہ حقیقی کامیابی اور فلاح پائے۔

ہمارا دین ''اسلام'' ہے، یہی وہ مذہب ہے جو انسان کی نجات اور کامیابی کی ضمانت دیتا ہے، ''دین اسلام'' ہی کامل، قابل قبول اور صحیح شکل میں باقی رہنے والا مذہب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

ترجمہ: بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔

دینِ اسلام ''عقیدے'' اور ''عمل'' کے مجموعے کا نام ہے۔

''عقیدے'' سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ضروری باتیں بتائی ہیں، ان پر دل سے یقین رکھنا اور تصدیق کرنا۔

''عمل'' کا مطلب یہ ہے کہ اس تصدیق اور یقین کا زبان سے اقرار کرنا اور اپنی زندگی اس کے مطابق گزارنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے:

① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

② نماز قائم کرنا۔

③ زکوٰۃ ادا کرنا۔

④ حج کرنا۔

⑤ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

پہلی چیز کا تعلق ''عقیدے'' کے ساتھ ہے اور باقی چار چیزیں ''عمل'' سے متعلق ہیں۔

عقیدے کا بیان

ایک مسلمان کے لیے سات باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے، جن کا ذکر "ایمانِ مفصل" میں ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اس کا معنی ہے: میں ایمان لایا:

① اللہ تعالیٰ پر ② اور اُس کے فرشتوں پر
③ اور اُس کی کتابوں پر ④ اور اُس کے رسولوں پر
⑤ اور آخرت کے دن پر
⑥ اور اِس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے
⑦ اور اِس بات پر کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

ان سات امور کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

① "اللہ تعالیٰ پر ایمان" لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، وہ اپنی قدرت سے زندہ اور موجود ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ہر بات جانتا ہے، سارے جہاں کا مالک ہے، وہی روزی دیتا ہے، وہ خود نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے، اسے کسی نے پیدا نہیں کیا، نہ اس کا کوئی باپ ہے، نہ بیٹا نہ بیوی، سب اس کے محتاج ہیں اور وہ کسی کام میں کسی کا محتاج نہیں، وہ بے مثال اور تمام عیبوں سے پاک ہے۔

② ''اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان'' لانے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نُور سے پیدا کیا ہے، وہ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، نہ سوتے ہیں اور نہ ہی شادی کرتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو انہیں حکم دیا جاتا ہے اُسے پورا کرتے ہیں، وہ نہ مرد ہیں نہ عورتیں، اُن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

چند مشہور فرشتوں کے نام یہ ہیں:

جِبرئیل، مِیکائیل، اِسرافیل، عزرائیل، مُنکر، نَکیر، رَقیب، عَتید، مالك، رضوان (علیہم السلام)۔

اِن میں سے ہر ایک کی ذمہ داریاں مقرر ہیں، جنہیں وہ پورا کرتے ہیں۔

③ ''اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان'' لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر جو کتابیں یا صحیفے نازل کیے ہیں، وہ سب حق ہیں، چار بڑی آسمانی کتابیں یہ ہیں:

۱۔ تورات: جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۲۔ زبور: جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۳۔ اِنجیل: جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۴۔ قُرآن مجید: جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

قُرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد سابقہ تمام کُتب، گو اپنے وقت میں حق تھیں مگر عمل کے لحاظ سے وہ منسوخ ہوگئیں، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اور بھی کچھ کتابیں انبیا پر اتاری ہیں جنہیں ''صحیفے'' کہا جاتا ہے، مثلاً دس صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر، پچاس صحیفے حضرت شیث علیہ السلام پر، تیس صحیفے حضرت ادریس علیہ السلام پر اور دس یا تیس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے (۱)۔

④ ''اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان'' لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے اور دنیا اور آخرت کی بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے کیلئے رسول بھیجے۔

---

(۱) الدر المنثور، سورة الأعلى.

انبیاء علیہم السلام کی سچائی ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالی نے ان کے ہاتھوں ایسے کام ظاہر کرائے جو دوسرے لوگ نہیں کر سکتے تھے، ایسی باتوں اور کاموں کو ''معجزہ'' کہتے ہیں، جیسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے قرآن کریم اور معراج کا واقعہ بھی ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ایمان ہم سب پر رکھیں گے، ان میں سے چند انبیا کا ذکر قرآن مجید میں ہے، وہ یہ ہیں:

۱۔حضرت آدم	۲۔حضرت ادریس	۳۔حضرت نوح
۴۔حضرت ہود	۵۔حضرت صالح	۶۔حضرت ابراہیم
۷۔حضرت اسماعیل	۸۔حضرت اسحاق	۹۔حضرت یعقوب
۱۰۔حضرت یوسف	۱۱۔حضرت لوط	۱۲۔حضرت ایوب
۱۳۔حضرت شعیب	۱۴۔حضرت موسیٰ	۱۵۔حضرت ہارون
۱۶۔حضرت یسع	۱۷۔حضرت ذوالکفل	۱۸۔حضرت داؤد
۱۹۔حضرت سلیمان	۲۰۔حضرت الیاس	۲۱۔حضرت یونس
۲۲۔حضرت زکریا	۲۳۔حضرت یحییٰ	۲۴۔حضرت عیسیٰ

۲۵۔حضرت محمد علیہم الصلاۃ والسلام۔

نیز نبی یا رسول بننا، کسی انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ اس کا انتخاب براہ راست اللہ کی طرف سے ہوا کرتا ہے۔

پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق میں سب سے افضل ہیں، تمام انبیا اور رسولوں کے سردار ہیں، قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لیے آپ ہی رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے انبیا اور رسولوں کا سلسلہ آپ پر ختم فرمادیا ہے، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، قیامت کے خوفناک دن میں آپ ہی کی شفاعت (سفارش) کے بعد لوگوں کا حساب کتاب شروع ہوگا، اور آپ کی امت تمام امتوں سے پہلے جنت میں جائے گی، آپ کا حکم ماننا ہر مسلمان پر فرض ہے، آپ کی اطاعت

اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور آپ کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

ہمارے لیے دین کو اللہ نے اپنے نبی کے ذریعہ مکمل کر دیا، اب دین میں نئی بات نکالنا درست نہیں، نئی بات سے مراد وہ بات اور کام جو قرآن وسنت سے ثابت نہ ہو اور صحابہ وتابعین کے دور میں بھی ضرورت کے باوجود اس کو اختیار نہ کیا گیا ہو، ایسی بات کو ''بدعت'' کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا کر، ان سے دین سیکھ کر ہم تک پہنچانے والی جماعت کو ''صحابہ'' کہتے ہیں (رضی اللہ عنہم) جس کی واحد ''صحابی'' ہے۔

''صحابی'' اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور ملاقات کی اور ایمان ہی پر اس کا انتقال ہوا، صحابہ تمام کے تمام عادل، معتبر اور جنتی ہیں، ان سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے، البتہ ان کے مرتبے آپس میں کم وزیادہ ہیں، مگر باقی تمام امت سے، صحابہ سب سے افضل ہیں۔

پھر ان میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد بالترتیب حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کا درجہ ہے، انہی کو ''خلفاء اربعہ'' کہا جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاجاؤ گے''۔

⑤ ''آخرت کے دن پر ایمان'' لانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک دن حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے کی وجہ سے تمام جاندار مر جائیں گے، ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔

یہ دن کب آئے گا؟ اس کا صحیح وقت تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، البتہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی کچھ نشانیاں بتائی ہیں۔

قیامت سے پہلے جو مر چکے ہیں یا مریں گے، ان کی موت کے وقت سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کا زمانہ ''برزخ'' کا زمانہ کہلاتا ہے، اگر مردہ قبر میں ہے تو قبر اس کے لیے برزخ ہے، اور اگر کسی درندے کے پیٹ، سمندر کی تہہ یا کہیں اور کسی کا انتقال ہوا ہو

تو اس کا عالمِ برزخ وہی کہلائے گا۔

موت کے بعد ہر میت کی روح چاہے مسلمان ہو یا کافر، عالَمِ برزخ میں پہنچ جاتی ہے، چنانچہ وہاں مؤمن کی روح کو خوش خبریوں اور اعزاز و اکرام کے ساتھ ساتویں آسمان پر لے جایا جاتا ہے۔

اور اگر خدانخواستہ کافر ہے تو اس کی روح کو نہایت تکلیف کے ساتھ اس کے جسم سے نکالا جاتا ہے اور نہایت بدبودار کپڑے میں قید کر کے آسمانوں پر لے جایا جاتا ہے، مگر آسمان کے دروازے اس کے لیے نہیں کھولے جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو نچلی زمین کے سب سے تنگ حصے میں پھینک دیا جاتا ہے۔

پھر اس کے بعد مؤمن یا کافر کو جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے، تو ان کی روح ان کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور منکر نکیران سے یہ سوالات کرتے ہیں:

۱۔ تیرا رب کون ہے؟ ۲۔ تیرا دین کیا ہے؟ ۳۔ تیرا رسول کون ہے؟

اگر مُردہ مؤمن ہے تو ان سوالات کے درست جوابات دیتا ہے اور اگر کافر ہے تو لاعلمی کا اظہار کرتا ہے۔ مؤمن کے لیے اس کے بعد جنت کا فرش بچھا دیا جاتا ہے، اور جنت کے رُخ پر اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور قبر کو اس کے لیے تا حدِّ نگاہ کشادہ کر دیا جاتا ہے، جبکہ کافر کے لیے آگ کا فرش بچھا دیا جاتا ہے، جہاں اس کو جہنم کی گرمی اور آگ لگتی رہتی ہیں اور اس کی قبر کو اس قدر تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی دونوں جانب کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عذابِ قبر اور راحتِ برزخ برحق ہے، چنانچہ ایمان والوں کو راحت و آرام اور خوشیاں ملتی ہیں، جب کہ کفار، منافقین اور گناہ گار عذاب اور تکلیف کا شکار رہیں گے۔

اس راحت یا اذیت کا تعلق میت کی روح اور جسم دونوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

⑥ ''اچھی بُری تقدیر پر ایمان'' لانے کا مطلب یہ ہے کہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ہر خیر و شر کا اندازہ فرما کر اس کو مقدر فرمایا، چنانچہ اب کائنات میں جو کچھ

بھی ہورہا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادے سے ہو رہا ہے۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی مکان بنانے سے پہلے انجینئر، نقشہ تیار کرکے پورے مکان کا خاکہ تیار کرلیتا ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ غلط کام کرکے اس کا عذر تقدیر کو قرار دیا جائے، نہ ہی یہ مطلب ہے کہ تقدیر کی وجہ سے بندہ مجبور ہوگیا۔

⑦ ''مرکر دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان'' لانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایسا دن آئے گا جس میں اللہ تعالیٰ حساب کتاب لینے اور بدلہ دینے کے لیے تمام اگلے پچھلے لوگوں کو جمع کریں گے، جس دن لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے، تمام لوگوں کے اعمال کا وزن ہوگا، وہاں ہر شخص اپنے چھوٹے بڑے عمل کو دیکھ لے گا۔

اس دن لوگ دو جماعتوں میں ہوں گے:

۱۔پہلی جماعت اُن نیک بخت لوگوں کی ہوگی جو دائیں ہاتھ کی طرف ہوں گے، اُن کا حساب کتاب آسان ہوگا اور اُنہیں نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۲۔دوسری جماعت اُن بدبختوں کی ہوگی جو بائیں ہاتھ کی طرف ہوں گے، اُن کا حساب کتاب سخت ہوگا، اور اُنہیں نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔

اس کے بعد لوگوں کو جنت یا جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا اور سب کو پُل صراط سے گزرنا ہوگا، یہ ایک پُل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، اور جہنم کے اوپر رکھا ہوا ہے، نیک لوگ سلامتی کے ساتھ اسے پار کرکے جنت میں پہنچ جائیں گے، اور بد کردار اور کفار اس پر سے کٹ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔

جنت و دوزخ اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے، کافر تو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے البتہ جو مسلمان اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے، انہیں مقررہ سزا کے بعد جہنم سے نکال دیا جائے گا۔

جنت اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مؤمنوں کے لیے بنائی ہے جس میں وہ

مختلف قسم کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔

جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور جہنم ساتویں زمین کے نیچے ہے۔

جنت اللہ کا مہمان خانہ اور نیک لوگوں کے لیے بدلہ کی جگہ ہے اور وہاں کی نعمتیں ایسی ہیں کہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

"کسی شخص کو خبر نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان، ایسے لوگوں کے لیے خزانہ غیب میں موجود ہے" (بیان القرآن) [پارہ ۲۱- آیت نمبر ۱۷]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا۔

اس کے باوجود قرآن کریم واحادیث میں بندوں کو سمجھانے کی خاطر جنت کی مختلف نعمتوں کا ذکر ملتا ہے۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: شریعت میں دین سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 2: عقیدہ اور عمل کا مفہوم بیان کریں۔

سوال نمبر3: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

سوال نمبر4: مسلمان کے لیے کتنی باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے؟

سوال نمبر5: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

سوال نمبر6: مشہور فرشتوں کے نام لکھیں۔

سوال نمبر7: اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

سوال نمبر8: صحابی کسے کہتے ہیں؟

سوال نمبر9: آخرت کے دن پر ایمان لانے کا مطلب بیان کریں۔

سوال نمبر10: اچھی/بری تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

سوال نمبر11: مر کر دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانے کا معنیٰ کیا ہے؟

سوال نمبر12: اعمال میں بنیادی طور پر کتنی چیزیں فرض ہیں؟

خالی جگہیں پُر کریں:

1. موت کے بعد ہر میت کی روح ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں پہنچ جاتی ہے۔
2. جنت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے اور ۔۔۔۔۔۔سات زمینوں کے نیچے ہے۔
3. قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد سابقہ تمام کتب ۔۔۔۔۔۔ ہو گئیں۔
4. قبر میں راحت یا اذیت کا تعلق ۔۔۔۔۔۔اور ۔۔۔۔۔۔دونوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

5. فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے۔۔۔۔۔۔۔۔سے پیدا فرمایا ہے۔

ذیل میں دیئے گئے جملوں کے صحیح یا غلط ہونے کی نشاندہی کریں:

1. تورات حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔(۔۔۔۔۔۔)
2. فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔(۔۔۔۔۔۔)
3. حضرت آدم علیہ السلام پر پچیس صحیفے نازل ہوئے۔(۔۔۔۔۔۔)
4. نبی یا رسول بننا انسان کے اختیار میں ہے۔(۔۔۔۔۔۔)
5. بدکردار اور کفار پل صراط سے کٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔(۔۔۔۔۔۔)

کثیر الانتخابی سوالات

مندرجہ ذیل میں دیئے گئے ممکنہ جوابات میں سے درست جواب منتخب کیجیے:

1. حضرت شیث علیہ السلام پر۔۔۔۔۔۔۔صحیفے نازل ہوئے۔

(الف) بیس (ب) تیس (ج) چالیس (د) پچاس

2. منکر نکیر قبر میں۔۔۔۔۔۔۔سوال کرتے ہیں۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

3. مؤمن کی روح کو اعزاز و اکرام کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔پر لے جایا جاتا ہے۔

(الف) پہلے آسمان (ب) تیسرے آسمان (ج) پانچویں آسمان (د) ساتویں آسمان

اعمال کا بیان

اعمال میں بنیادی طور پر درج ذیل چیزیں فرض ہیں:

① نماز قائم کرنا

② زکوٰۃ ادا کرنا

③ رمضان المبارک کے روزے رکھنا

④ حج کرنا

۱۔نماز قائم کرنے کا معنی یہ ہے کہ نماز کو دل کی توجہ کے ساتھ اس کے وقت میں تمام ارکان وشرائط کی رعایت رکھتے ہوئے ادا کرنا۔

۲۔زکوٰۃ ادا کرنے کا معنی یہ ہے کہ صاحبِ نصاب مسلمان، سال میں ایک مرتبہ ڈھائی فیصد مال، کسی مستحق غریب مسکین وغیرہ کو دے، ''مستحق'' وہ مسلمان ہے جو ''سید'' نہ ہو، اور اس کے پاس بنیادی ضرورت واستعمال کے علاوہ اتنا مال نہ ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر بنتی ہو۔

۳۔رمضان کے روزے رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ کی نیت کر کے صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کھانے، پینے اور نفسانی خواہشات سے رُکنا۔

۴۔بیت اللہ کے حج کا معنی یہ ہے کہ مالدار آدمی کا حج کے افعال کے لیے مخصوص دنوں میں بیت اللہ جانا۔

ان میں سے نماز کے احکام کی وضاحت آگے تفصیل سے بیان کی جائے گی، جبکہ زکوۃ، روزہ اور حج سے متعلق احکام موقع پر مفتی صاحبان سے معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

وضو کا بیان

(پاکی حاصل کرنے کا پہلا طریقہ)

چونکہ نماز بغیر طہارت کے نہیں ہوتی اور اسلام میں طہارت کی بڑی اہمیت ہے، اسی وجہ سے اس کو ایمان کا جز قرار دیا گیا ہے، طہارت بعض مرتبہ نجاست (ظاہری گندگی) کو دور کرنے کے لیے ہوتی ہے اور بعض مرتبہ حَدَث (چھپی ہوئی ناپاکی) کو دور کرنے کے لیے ہوتی ہے۔

حدث سے طہارت حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں: ① وضو ② غسل۔

وضو کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح (سنتوں اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے) وضو کیا تو اس کے (چھوٹے) گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں (۱)۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں، فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان چار چیزوں میں سے ایک بھی رہ گیا تو وضو نہ ہوگا:

① ایک مرتبہ سارا چہرہ دھونا، اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک سب جگہ پانی پہنچ جائے۔

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الطھارة.

۲ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

۳ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

آداب و مستحبات کی رعایت کے ساتھ وضو کا مسنون طریقہ

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھ کر وضو شروع کریں، دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک اس طرح دھوئیں کہ دائیں ہاتھ سے پانی، بائیں ہاتھ پر ڈال کر دونوں ہاتھوں کو ملیں، اس طرح تین مرتبہ پانی لے کر دونوں ہاتھ دھوئیں۔

پھر تین مرتبہ دائیں ہاتھ میں نیا پانی لے کر منہ بھر کر اچھی طرح کلی کریں، پہلی کلی کے بعد مسواک کریں، مسواک مُٹھی باندھ کر اس طرح پکڑیں کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی نیچے اور اس کے برابر والی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا ریشہ کی جانب ہو، پہلے اوپر کے دانتوں میں دائیں بائیں اور پھر نیچے کے دانتوں میں دائیں بائیں مسواک کریں، پھر سامنے کے دانتوں میں اوپر نیچے مسواک کریں، زبان پر لمبائی میں کریں پھر دو مرتبہ کلّی کریں، مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کریں۔

پھر دائیں ہاتھ میں نیا پانی لے کر ناک کے نتھنوں تک پانی اچھی طرح پہنچائیں، تین مرتبہ ایسا کریں، ہر بار بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں۔

پھر دائیں ہاتھ میں نیا پانی لے کر پورا چہرہ تین مرتبہ دھوئیں، پانی پیشانی کی طرف سے آہستہ ڈالیں۔ چہرہ، آنکھیں اور پلکوں کو سردیوں میں خاص طور پر ملیں۔

پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھوئیں، پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ دھوئیں، پانی انگلیوں کی جانب سے ڈالیں اور ملیں، کہنی سے اوپر کا حصہ بھی دھولیں، پھر انگلیوں کا خلال کریں۔

ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کا طریقہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ہلائے یا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی پشت پر رکھ کر انگلیوں کو اوپر کی طرف

کھینچ لے(۱)۔

پھر پورے سر کا ایک مرتبہ اس طرح مسح کریں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ہتھیلیوں سمیت گیلا کر کے انگلیوں کو پیشانی اور ہتھیلیوں کو کنپٹی سے ملاتے ہوئے پیچھے گدّی تک لے جائیں، اور پھر پیشانی تک واپس لے آئیں۔

ان ہی گیلے ہاتھوں کی چھوٹی انگلیاں کانوں کے سوراخ میں ڈالیں اور شہادت کی انگلیوں کو کانوں کے اندرونی حصے میں اچھی طرح گھمائیں، اور انگوٹھوں سے کان کے باہر کے حصے کا مسح کریں، گردن کا مسح دونوں ہاتھ کی پشت سے کریں۔

پھر تین مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئیں، پاؤں کو بائیں ہاتھ سے مَلیں، پانی انگلیوں کی طرف سے ڈالنا شروع کریں، پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں دھوئیں، ایڑھیوں اور تلووں کو بھی دھوئیں۔ پھر تین مرتبہ انگلیوں کا خلال اس طرح کریں کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی، دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی میں داخل کر کے نیچے سے اوپر کی طرف کھینچیں، دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔

پھر وضو کے آخر میں آسمان کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھیں، شہادت کی انگلی اٹھانے کی ضرورت نہیں، دعا یہ ہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

وضو سے متعلق چند مسائل

① وضو نماز کے وقت سے پہلے کر لینا چاہیے۔

② گھر سے وضو کر کے مسجد آنے کا ثواب زیادہ ہے۔

③ ہر فرض نماز کے لیے تازہ وضو کرنا افضل ہے۔

---

(۱) ماخوذ از تعلیم الاسلام و عمدۃ الفقہ۔

④ اگر دورانِ وضو، وضو ٹوٹ جائے تو نئے سرے سے وضو کرنا ضروری ہے۔

⑤ بے وضو ہونے کی حالت میں نہ قرآن کریم کو اُٹھا سکتے ہیں اور نہ ہی قرآنی آیات کے صفحے کو چھو سکتے ہیں۔

⑥ سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔

⑦ وضو میں قبلہ رُخ بیٹھنا بہتر ہے۔

⑧ قبلہ کی طرف تھوکنا مکروہ ہے، تاہم قبلہ رُخ بیٹھ کر زمین کی طرف تھوکنا مکروہ نہیں۔

⑨ افضل یہ ہے کہ اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کریں، کھڑے ہو کر وضو کرنا جائز ہے، البتہ بلا عذر ایسا کرنا بہتر نہیں۔

⑩ وضو کرتے ہوئے بلا عذر کوئی دنیا کی بات کرنا اچھا نہیں۔

⑪ وضو کے دوران سلام اور جواب میں کوئی حرج نہیں۔

⑫ دورانِ وضو اذان کا جواب بھی دیا جا سکتا ہے۔

⑬ وضو سے پہلے أَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھیں۔

⑭ وضو کے دوران کسی دوسرے شخص سے تعاون نہ لیں، بلکہ خود ہی وضو کریں۔

⑮ منہ دھوتے وقت پھونک نہ ماری جائے۔

⑯ وضو کے درمیان (ہاتھ دھونے کے بعد پیر دھونے سے پہلے کسی بھی وقت) یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ(۱)

⑰ وضو کے بعد تولیہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

⑱ وضو کرنے کے بعد، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھ لی جائے۔

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

یعنی ان میں سے کسی بات کے پیش آنے سے دوبارہ وضو کرنا ہوگا:

---

(۱) مصنف ابن أبي شيبه، كتاب الدعاء.

① پاخانہ، پیشاب یا ان دونوں کے راستہ میں سے کسی چیز کا نکلنا۔

② ریح یعنی ہوا کا خارج ہونا۔

③ نمازِ جنازہ کے علاوہ کسی بھی نماز میں اِتنی زور سے ہنسنا کہ ساتھ والے بھی آواز سُن لیں۔

④ اگر خون یا پیپ، زخم کے اندر سے یا جسم کے کسی بھی حصہ سے نکل کر پھیل جائے یا پٹی میں جذب ہو جائے یا پٹی بندھی ہو، اس پر ظاہر ہو جائے۔

⑤ اگر دانت میں سے خون نکلے اور تھوکنے کی صورت میں خون تھوک پر غالب ہو یعنی تھوک کے رنگ میں سرخی غالب ہو۔

⑥ کروٹ کے بل سونا۔

⑦ بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گِر پڑا تو اگر گِر کر فوراً ہی آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر گِرنے کے ذرا دیر بعد آنکھ کُھلی تو وضو ٹوٹ گیا۔

⑧ قے، جب کہ مُنہ بھر کر آئے کہ روکنے سے نہ رکے تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر 1: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کی فضیلت سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

سوال نمبر 2: وضو میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

سوال نمبر 3: وضو کے درمیان اور آخر میں کون کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

سوال نمبر 4: جن باتوں کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اُن میں سے پانچ باتیں بتائیں۔

غُسل کا بیان

(پاکی حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ)

غُسل کے فرائض

غُسل میں صرف تین چیزیں فرض ہیں:

① اس طرح کلّی کرنا کہ پورے منہ میں پانی پہنچ جائے۔

② ناک کے نرم حصہ تک پانی پہنچانا۔

③ پورے بدن پر پانی بہانا۔

ان میں سے کوئی کام رہ گیا، یا بال برابر جگہ جسم میں خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا، اور آدمی ناپاک رہے گا۔

غسل کا مسنون طریقہ

غُسل کرنے والے کو چاہیے کہ سب سے پہلے ناپاکی دور کرنے کی نیت کرے۔

اس کے بعد دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر استنجا کرے، اس کے بعد بدن پر جہاں نجاست لگی ہو اس حصے کو پاک کرے، پھر سنت کے مطابق وضو کرے۔

وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے، اس کے بعد تین مرتبہ دائیں کندھے پر اور پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر اس طرح پانی ڈالے کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے۔

غُسل کب فرض ہوتا ہے؟

غُسل، ''حدثِ اکبر'' کی وجہ سے فرض ہوتا ہے، حدثِ اکبر، بڑی ناپاکی کو کہتے ہیں۔
حدثِ اکبر کے متعدد اسباب ہیں، ان میں سے ایک سبب شہوت کے ساتھ ''مَنی'' کا نکلنا ہے۔

جاننا چاہیے کہ مَنی اُس گاڑھے پانی کو کہتے ہیں جو پیشاب کی جگہ سے، جوش اور مَزے کے ساتھ نکلے، خواہ جاگنے کی حالت میں بُرے خیالات کی وجہ سے نکلے یا نیند کی حالت میں نکلے (خواب دیکھا ہو یا نہیں)، اس کو ''احتلام'' کہتے ہیں اور یہی ''بلوغت'' کی نشانی ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ بارہ برس کے بعد اگر علامت بلوغ ظاہر ہوجائے تو لڑکا بالغ شمار ہوگا، اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو قمری لحاظ سے پندرہ سال کی عمر میں بلوغ کا حکم کردیا جائے گا (شمسی لحاظ سے یہ چودہ سال سات ماہ بنتی ہے)۔

لڑکی کے لیے علامت بلوغ حیض (ماہواری) کا آنا ہے۔

بعض وہ دن یا حالات جن میں غُسل کرنا سُنّت ہے:

① جمعہ کے دن، نمازِ جمعہ کے لیے۔
② عیدین کے دن فجر کے بعد، نمازِ عید کے لیے۔
③ حج وعمرہ کے احرام کے لیے۔
④ حاجی کے لیے عرفہ (۹ ذی الحجہ) کے دن زوال کے بعد۔

بعض وہ صُورتیں جن میں غُسل مُستحب ہے:

① لڑکا جب پندرہ برس کا ہوجائے اور اُس وقت تک احتلام نہ ہوا ہو۔
② میت کو غسل دینے کے بعد۔
③ ۱۵/ شعبان کی رات۔

④ شب قدر میں۔
⑤ کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے۔
⑥ سفر سے واپسی پر۔
⑦ نئے کپڑے پہننے کے لیے۔
⑧ مجلس میں جانے سے پہلے۔
⑨ پچھنے لگوانے کے بعد۔

غسل سے متعلق چند مسائل

① غسل بیٹھ کر کرنا افضل ہے۔
② برہنہ ہونے کی حالت میں قبلہ رُخ ہونا مکروہ ہے۔
③ پورے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر کر پانی بہانا چاہیے تاکہ سب جگہ پانی پہنچ جائے اور کوئی جگہ خشک نہ رہے۔
④ اگر غسل کے بعد معلوم ہوا کہ کوئی جگہ خشک رہ گئی تھی تو دوبارہ نہانا واجب نہیں، صرف خشک جگہ کو دھونا کافی ہے۔
⑤ اگر ناخن میں آٹا یا اس جیسی کوئی چیز لگ کر خشک ہوگئی اور اس کے نیچے جسم تک پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوگا۔
⑥ کان وناف کے اندر اور بغل کے نیچے بھی اہتمام سے پانی پہنچانا چاہیے، اگر ان جگہوں تک پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوگا۔
⑦ اگر دانتوں کے درمیان چھالیہ وغیرہ کا ٹکڑا پھنس جائے تو اسے خلال کے ذریعے سے نکال دینا چاہیے، ورنہ غسل نہیں ہوگا۔
⑧ جس پر غسل فرض ہو، اس کے لیے مسجد میں داخل ہونا اور قرآن کریم کو چھونا، زبانی تلاوت کرنا، سب ناجائز اور حرام ہے۔
⑨ جس پر غسل فرض ہے، اگر وہ کچھ کھانا پینا چاہے تو بہتر ہے کہ پہلے ہاتھ دھو کر

کلّی کرلے۔

⑩ناخن پالش جو عورتیں لگاتی ہیں اس کو ناخن سے صاف کیے بغیر نہ وضو درست ہوگا نہ غسل (۱)۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

سوال نمبر1: غسل کے فرائض کتنے ہیں؟

سوال نمبر2: غسل کب فرض ہوتا ہے؟

سوال نمبر3: کن ایام میں غسل کرنا سنت ہے؟

ذیل میں دیئے گئے جملوں کا جواب ہاں یا نہیں میں دیجیے:

1. غسل حدثِ اکبر کی وجہ سے فرض ہوتا ہے۔(______)
2. غسل بیٹھ کر کرنا ضروری ہے۔(______)
3. کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے غسل کرنا ضروری ہے۔(_____)
4. جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔(_______)
5. نئے کپڑے پہننے کے لیے غسل کرنا فرض ہے(_____)

(۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل۔

استنجا کا بیان

استنجا کسے کہتے ہیں؟

پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو ''استنجا'' کہتے ہیں، دین میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے:

''پیشاب سے بچو اور پاکی حاصل کرو، کیوں کہ عموماً قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے''۔(۱)

پیشاب، پاخانہ سے فراغت کا مسنون و مستحب طریقہ

مناسب یہ ہے کہ پیشاب پاخانہ کی حاجت کے شدید ہونے سے پہلے ہی بیت الخلا جائیں، جب بیت الخلا میں داخل ہونے کا ارادہ کریں تو سر ڈھانپ لیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

اگر دعا پڑھنا بھول جائیں تو داخل ہونے کے بعد زبان سے نہ پڑھیں، دل میں پڑھیں۔ پہلے بایاں پیر داخل کریں پھر داہنا، بیٹھنے میں خیال کریں کہ قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو، بائیں پیر پر زور دے کر بیٹھیں، کپڑوں کو گندگی اور استعمال ہونے والے پانی سے محفوظ رکھیں، دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھ کر کشادگی سے بیٹھیں، اپنے خیال کو کسی طرف نہ لے جائیں خاص کر دین کی باتوں کی طرف اور اس حالت میں کسی سے بات نہ کریں، یہاں

(۱) سنن دار قطني ، كتاب الطهارة .

تک کہ سلام یا سلام کا جواب یا اذان کا جواب بھی نہ دیں۔

اپنی شرمگاہ کو نہ دیکھیں اور نہ ہی پیشاب پاخانہ کو، نہ پیشاب پاخانہ میں تھوکیں، نہ ہی اپنے بدن سے کھیلیں۔ اگر بیت الخلا کے علاوہ کہیں اور جنگل وغیرہ میں فراغت کے لیے بیٹھنا ہو تو چند باتوں کا مزید خیال رکھا جائے: پردے کی جگہ بیٹھیں، آبادی اور راستہ سے ذرا دور جگہ میں جائیں، پیشاب کے لیے ایسی جگہ تلاش کریں جہاں پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر اپنے جسم یا کپڑوں پر نہ پڑیں۔

استنجا کا طریقہ

پیشاب کرنے کے بعد استنجا کا طریقہ یہ ہے کہ مٹی کے پاک ڈھیلے یا ٹوائلٹ پیپر سے پیشاب کو خشک کرکے، اس کے بعد پانی سے دھو ڈالے۔

پاخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے پھر پانی سے دھو ڈالے۔

وہ اشیا جن سے استنجا کرنا درست ہے

① وہ کاغذ جو لکھنے کے قابل نہیں، صرف استنجا کے لیے بنائے جاتے ہیں، اسی طرح گتے سے بھی استنجا جائز ہے۔

② پانی، مٹی کا ڈھیلا اور تمام وہ چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دور کردیں بشرط یہ کہ کسی وجہ سے لائق احترام نہ ہوں۔

وہ اشیا جن سے استنجا کرنا درست نہیں

① قابل احترام اشیا جیسے کھانے پینے کی چیزیں خواہ جانوروں کے کھانے کی ہی ہوں جیسے گھاس وغیرہ۔

② وہ ڈھیلا یا پتھر جس سے ایک مرتبہ استنجا کیا جا چکا ہو۔

③ تمام ناپاک چیزیں، جیسے گوبر۔

④ قیمتی اشیا جیسے کپڑا وغیرہ۔

⑤درختوں کے پتے۔

متفرق مسائل

① کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

②بلا عذر سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

③ڈھیلوں سے استنجا کرنے میں طاق عدد کی رعایت رکھنا مستحب ہے۔

④استنجا میں صرف پانی کا استعمال بھی جائز ہے۔

⑤ آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ، تالاب ،نہر یا کنویں کے اندر یا ان کے کنارے پر پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

⑥فراغت کے بعد استنجا کر کے باہر آئیں تو یہ دعا پڑھیں:

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ

⑦استنجا میں شرم گاہ کو پانی سے اچھی طرح دھونے کے بعد وہم میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: استنجا کسے کہتے ہیں؟

سوال نمبر2: کن چیزوں سے استنجا کرنا درست ہے اور کن چیزوں سے نہیں؟

ذیل میں دیئے گئے جملوں کا جواب ہاں یا نہیں میں دیجیے۔

1. قبر کا عذاب عموماً پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔(۔۔۔۔۔۔)
2. اگر بیت الخلا جانے سے پہلے دعا پڑھنا بھول جائیں تو دل میں پڑھ لیں۔(۔۔۔۔۔۔)
3. بلا عذر سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا ناپسندیدہ ہے۔(۔۔۔۔۔۔)
4. استنجا کرنے میں طاق عدد کی رعایت رکھنا فرض ہے۔(۔۔۔۔۔۔)

پانی کا بیان

پہلے گذر گیا کہ اسلام میں طہارت اختیار کرنے کی بہت تاکید آئی ہے اور طہارت حاصل کرنے کا سب سے عام ذریعہ اللہ تعالی نے پانی کو بتایا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ [الفرقان: آیت ۴۸]

(ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا)

اس اہمیت کے پیشِ نظر، پانی سے متعلق درج ذیل باتیں غور سے پڑھیں:

وہ پانی جس سے وضو اور غسل بلا کراہت درست ہے:

① بارش، چشمہ، کنویں، ندی، سمندر، دریاؤں، پگھلی ہوئی برف یا اولوں کا پانی، خواہ برف آسمانی ہو یا مصنوعی جو فریزر وغیرہ کے ذریعہ سے بنائی جاتی ہے۔

② وہ پانی جس میں کوئی ایسی چیز پکائی گئی ہو جس سے میل کچیل خوب صاف ہو جاتا ہے اور اس کے پکانے سے پانی گاڑھا نہ ہو جیسے میت کو نہلانے کے لیے بیری کی پتیوں والا پانی۔

③ وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز گر گئی ہو اور پانی کے رنگ، بو یا مزہ میں کچھ فرق آ گیا ہو لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہ گئی ہو، اور نہ ہی پانی کے پتلے ہونے میں فرق آیا ہو جیسے بہتے ہوئے پانی میں کچھ ریت یا مٹی مل گئی ہو۔

④ وہ پانی جو بہتا ہوا ہو، اگرچہ اس میں نجاست بھی پڑ جائے بشرط یہ کہ اس کے رنگ، بو، مزہ میں فرق نہ آیا ہو۔

وہ پانی جس سے وضو اور غسل کرنا مکروہ ہے

① بلی کا جھوٹا۔

② گلی کوچوں میں گھومنے والی مرغی کا جھوٹا۔

③ جو جانور گھر میں رہا کرتے ہیں جیسے چوہا، چھپکلی وغیرہ ان کا جھوٹا۔

④ کوا، چیل وغیرہ کا جھوٹا۔

وہ پانی جس سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں

① مستعمل پانی: یعنی وہ پانی جو وضو یا غسل کرتے وقت بدن سے گرے جب کہ بدن پر کوئی نجاست نہ ہو۔

② تھوڑا پانی جو ایک جگہ ٹھہرا/ رکا ہوا ہو، اور اس میں تھوڑی سی نجاست گر جائے، اگر چہ نجاست سے پانی کے رنگ، بو، مزہ میں کوئی فرق نہ آیا ہو۔

③ پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی۔

فائدہ

① وہ ناپاک پانی جس کا مزہ، بو، رنگ نجاست کی وجہ سے بدل گیا ہو اس کو نہ خود استعمال کر سکتے ہیں، نہ جانوروں کو پلا سکتے ہیں اور نہ ہی اسے مٹی وغیرہ میں ڈال کر گارا بنانا جائز ہے۔

② آدمی اور حلال جانوروں کا جھوٹا پاک ہے۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر 1: وہ کون سا پانی ہے جس سے وضو اور غسل کرنا مکروہ ہے؟

سوال نمبر 2: کس پانی سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں؟

ذیل میں دیئے گئے جملوں کے صحیح یا غلط ہونے کی نشاندہی کریں۔

1. آدمی کا جھوٹا ناپاک ہے(۔۔۔۔۔۔)۔
2. پگھلی ہوئی برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے(۔۔۔۔۔۔۔)۔
3. پھل اور درخت کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے(۔۔۔۔۔۔)۔
4. گلی کوچوں میں گھومنے والی مرغی کے جھوٹے پانی سے غسل کرنا مکروہ ہے(۔۔۔۔۔)۔
5. حلال جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے(۔۔۔۔۔۔)۔

تیمم کا بیان

طہارت کے لیے پانی دستیاب نہ ہونے کی صورت میں اللہ تعالی نے مٹی کو پانی کا قائم مقام بتایا ہے، اس کو "تیمم" کہتے ہیں۔

تیمم کا معنی

پاک مٹی کے ذریعے بدن کو نجاستِ حکمیہ (پوشیدہ گندگی) سے پاک کرنے کو "تیمم" کہتے ہیں۔

تیمم کے فرائض

تیمم میں تین چیزیں فرض ہیں:

① نیّت کرنا یعنی تیمم کرتے وقت اپنے دِل میں یہ ارادہ کر لینا کہ میں پاک ہونے کے لیے یا نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں۔

② دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر مُنہ پر پھیرنا۔

③ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت مَلنا۔

تیمم کب جائز ہے؟

تیمم کی اجازت چند صورتوں میں ہے:

① آدمی کسی ایسی جگہ ہو جہاں پانی سِرے سے دستیاب ہی نہ ہو۔

② پانی ہو تو سہی لیکن بہت دور ہو (تقریباً 1.81 کلومیٹر سے زائد مسافت کی

دوری پر ہو)(۱)

③پانی ہوتو سہی لیکن اس کو استعمال نہ کرسکتا ہو جس کی چند صورتیں یہ ہوسکتی ہیں:

(الف) پانی کے پاس کوئی درندہ یا دشمن بیٹھا ہو۔

(ب) پانی پیسوں سے بِک رہا ہو اور خود کے پاس رقم نہ ہو۔

(ج) خود کو ایسی بیماری ہے کہ دین دار ماہر ڈاکٹر نے پانی کے استعمال سے روکا ہو، یا پانی کے استعمال سے خود کو بیماری کے بڑھنے کا قوی اندیشہ ہو۔

(د) وضو کرنے والا اگر وضو میں مشغول ہو تو ریل گاڑی یا ساتھیوں سے بچھڑنے کا خطرہ ہو اور نماز کے آخر وقت تک اگلے اسٹیشن یا اسٹاپ تک نہ پہنچ سکتا ہو جہاں پانی ملنے کا غالب امکان نہ ہو۔

جن چیزوں سے تیمم کرنا جائز ہے

مٹی اور ہر وہ چیز جو زمین کی جنس میں سے ہو اس پر تیمم درست ہے، جیسے ریت، پتھر، چونا وغیرہ۔

اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ چیز جلانے سے راکھ نہ ہو یا پانی میں جا کر پگھلے نہیں، اور سونا، چاندی، لکڑی، کپڑا اور اناج وغیرہ یہ مٹی کی جنس میں سے نہیں۔

البتہ اگر ان چیزوں پہ گرد اور مٹی لگی ہو تو ان پر تیمم درست ہے۔

جن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے

①جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

②پانی مل جانے کے بعد استعمال پر قدرت بھی ہو تو اس سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

③اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو بیماری کے ختم ہو جانے سے تیمم ٹوٹ جائے گا۔

---

(۱) دراصل میل سے مراد کیا ہے؟ آیا میل شرعی ہے یا انگریزی؟ تو بظاہر میل شرعی مراد ہے، قرینہ اس کا یہ ہے کہ اوزان شرعیہ میں جہاں میل کی تفصیل وتحلیل کی گئی ہے وہاں میل شرعی ہی مراد لیا گیا ہے۔ (خیر الفتاوی)

تیمم سے متعلق چند مسائل

① سفر میں اگر آگے چل کر پانی ملنے کی اُمید ہو تو بہتر ہے کہ اوّل وقت میں نماز نہ پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کرے، لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ وقتِ مکروہ شروع ہو جائے۔

② اگر کسی جگہ تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور وہاں قریب ہی پانی تھا، لیکن اس کو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں۔

③ جب تک پانی سے وضو نہ کر سکے مسلسل تیمم کرتا رہے، چاہے جتنے دِن گزر جائیں۔

④ جس طرح وضو کی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیمم درست ہے۔

⑤ وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں، دونوں کا طریقہ ایک ہے۔

⑥ وقت کی تنگی کی بنا پر تیمم نہیں کیا جا سکتا مثلاً یہ خیال ہو کہ پانی لینے جاؤں گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو اس صورت میں تیمم نہیں کر سکتا، وضو ہی کرنا ہوگا، چاہے نماز قضا ہو جائے۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر 1: تیمم کا معنی اور اس کے فرائض کیا ہیں؟

سوال نمبر 2: کن صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہے؟

سوال نمبر 3: تیمم کس کس چیز سے کیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر 4: کن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال نمبر 5: کیا تیمم غسل کی جگہ بھی کیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر 6: کیا وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کیا جا سکتا ہے؟

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

عام حالت میں تو وضو میں پاؤں کا دھونا فرض ہے، لیکن اگر پاؤں میں چمڑے کے موزے پہنے ہوں تو ان پر مسح بھی کیا جا سکتا ہے، موزہ اتارنے کی ضرورت نہیں ہے۔

البتہ یہ ضروری ہے کہ موزے پہنتے وقت وضو ہو یا کم از کم پاؤں دھو کر موزے پہنے ہوں پھر وضو مکمل کیا ہو۔

موزوں پر مسح کا طریقہ

وضو کے دوران سر پر مسح کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو صاف پانی سے گیلا کرے، پھر دونوں ہاتھ کی پوری انگلیاں کشادہ کر کے ہتھیلی رکھے بغیر، موزے کے اوپر کی طرف رکھ کر ہاتھ کی انگلیوں کو اس طرح کھینچتے ہوئے ٹخنوں کی طرف لے جائے کہ انگلیوں کے نشان موزوں پر آ جائیں۔

موزوں پر مسح کی مدت

مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن ایک رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات ہے، یعنی مقیم نے جب وضو کر کے موزہ پہن لیا تو پہلی مرتبہ وضو ٹوٹ جانے کے بعد ایک دن ایک رات تک اس کو موزہ اتارنے کی ضرورت نہیں، بلکہ اس دوران جب بھی وضو کرے موزے پر مسح کر کے نماز پڑھ سکتا ہے

اسی طرح مسافر وضو ٹوٹ جانے کے بعد تین دن اور تین رات تک موزے پر مسح کر سکتا ہے۔

اور مقیم ومسافر کے لیے مقررہ مدت جب گزر جائے تو مسح کرنا جائز نہ ہوگا، بلکہ موزہ اتار کر پاؤں دھونا ضروری ہوگا۔

جن چیزوں سے مسح ٹوٹ جاتا ہے

① جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلاً ریح کا خارج ہونا، خون کا نکل کر بہہ جانا وغیرہ۔

② موزوں کے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

③ اگر پاؤں کا اکثر حصہ موزے سے باہر آ گیا یا تین انگلیوں سے زائد موزے میں پھٹن پیدا ہوگئی تو مسح ٹوٹ جائے گا۔

④ مسح کی مدت گزر جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

فائدہ

سوتی، اونی، نائیلون کے موزے باریک ہوتے ہیں اور پانی ان میں سرایت کر جاتا ہے اس لیے ان پر مسح کرنا جائز نہیں۔

ٹوپی، پگڑی، برقع، دستانوں پر بھی مسح جائز نہیں۔

زخم کی پٹی پر مسح کا حکم

اگر زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے بیماری یا زخم بڑھنے کا اندیشہ ہو یا پٹی کے کھولنے باندھنے میں تکلیف ہوتی ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے۔ البتہ معمولی زخم ہے یا پٹی کے کھولنے میں تکلیف نہیں تو زخم کی جگہ کو دھونا ہی ضروری ہوگا۔

پٹی پر مسح کی کوئی مدت متعین نہیں، جب تک زخم ٹھیک نہ ہو پٹی پر مسح کرتا رہے۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: موزوں پر مسح کی مدت بیان کریں۔

سوال نمبر2: کن باتوں سے مسح ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال نمبر3: زخم کی پٹی پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

خالی جگہیں پُر کریں:

1. مسح کی مدت مقیم کے لیے ------دن ------رات ہے۔
2. زخم کی پٹی پر مسح کرنے کی مدت متعین------۔
3. مدت گزر جانے پر موزہ اُتار کر ------ ضروری ہے۔
4. سوتی، اونی اور نائیلون کے موزوں پر مسح کرنا ------ہے۔
5. خون نکل کے بہہ جانے سے موزوں پر کیا ہوا مسح ------جائے گا۔

نجاست کا بیان

نجاست کسے کہتے ہیں؟

وہ گندگی اور ناپاک چیز جس سے انسان نفرت کرتا ہے اور اپنے بدن، کپڑے اور کھانے پینے کی چیزوں کو اس سے بچاتا ہے۔

نجاست کی قسمیں

نجاست کی دو قسمیں ہیں:

① نجاستِ غلیظہ یعنی بڑی نجاست۔

② نجاستِ خفیفہ یعنی ہلکی نجاست۔

۱۔نجاستِ غلیظہ

نجاستِ غلیظہ والی چند چیزیں یہ ہیں:

① انسان کا پیشاب، پاخانہ اور قے
② مردار جانور
③ حرام جانوروں کا گوبر اور پیشاب
④ حلال جانوروں کا گوبر
⑤ مرغی کی بیٹ
⑥ حرام جانوروں کا دودھ
⑦ مردہ انسان کا لُعاب (تھوک)
⑧ شراب۔
⑨ خون

نجاستِ غلیظہ کا حکم

نجاستِ غلیظہ اگر پتلی اور بہنے والی چیز ہو مثلاً پیشاب، تو اگر اس کا پھیلاؤ انسان کی ہتھیلی کی گہرائی کے برابر یا اس سے کم ہے تو معاف ہے، اور اگر وہ نجاست ہتھیلی کے پھیلاؤ سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے۔

معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس نجاست کے ہوتے ہوئے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، لیکن غفلت اور لا پرواہی سے نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا اچھا نہیں ہے۔

اور اگر نجاستِ غلیظہ گاڑھی چیز ہے جیسے پاخانہ، تو اگر وزن میں ساڑھے پانچ ماشہ (یعنی 86.4 گرام) یا اس سے کم ہو تو معاف ہے، ورنہ نہیں۔

نجاستِ غلیظہ کی معاف مقدار نماز کے سلسلے میں ہے۔ اگر کھانے، پینے کی چیز میں تھوڑی سی بھی نجاستِ غلیظہ پڑ جائے تو وہ ناپاک ہو جاتی ہے۔

۲۔ نجاستِ خفیفہ

نجاستِ خفیفہ والی چند چیزیں یہ ہیں:

① حرام پرندوں کی بیٹ

② حلال جانوروں کا پیشاب

نجاستِ خفیفہ کا حکم

نجاست خفیفہ اگر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو جس حصے میں لگی ہے، اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے، اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں، نیز چوتھائی سے مراد مثلاً پورے کرتہ کا چوتھائی نہیں ہے بلکہ اگر نجاست آستین میں لگی ہے تو آستین کا چوتھائی حصہ دیکھا جائے گا۔

نجاست دور کرنے کا طریقہ

نجاست اگر کپڑے پر لگ جائے اور خشک ہونے کے بعد نظر نہ آئے تو اس کے

پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کپڑے کو تین مرتبہ دھولیا جائے، اور اگر نجاست خشک ہونے کے بعد بھی نظر آئے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کپڑے کو پاک پانی سے اس وقت تک دھویا جائے جب تک کہ نجاست دور نہ ہوجائے، اس میں یہ بات ذہن میں رہے کہ نجاست کا دور کردینا کافی ہے، اس کے دھبے کو ختم کرنا ضروری نہیں۔

اگر نجاست کسی ایسی چیز پر لگ جائے جس کا نچوڑنا دشوار ہو جیسے فوم، قالین، روئی کے گدّے وغیرہ تو تین مرتبہ اس طور پر پانی بہایا جائے کہ ہر مرتبہ پانی خشک ہوجائے یا قطرے ٹپکنا بند ہوجائیں۔

ناپاک زمین خشک ہونے کے بعد پاک ہوجاتی ہے، خواہ دھوپ سے خشک ہو یا ہوا سے یا آگ سے، کچی زمین ہو یا پکا فرش۔

اگر برتن ناپاک ہوجائے اور وہ کسی ایسی چیز کا ہو جس میں نجاست جذب نہیں ہوتی جیسے پیتل، تانبہ، لوہا یا روغن کیے ہوئے مٹی کے برتن، اور نجاست ایسی ہو جو خشک ہونے کے بعد دکھائی دیتی ہو تو ایسے برتن رگڑنے یا پونچھنے سے پاک ہوجاتے ہیں۔ اور اگر نجاست ایسی ہو جو خشک ہونے کے بعد دکھائی نہ دیتی ہو تو یہ برتن صرف پونچھنے سے پاک ہوجاتے ہیں۔

اور اگر برتن ایسی چیز کا ہو جس میں نجاست جذب ہوتی ہو جیسے مٹی کے نئے برتن تو ایسے برتن تین مرتبہ اس طرح دھونے سے پاک ہوجائیں گے کہ ہر مرتبہ خشک کرلیا جائے، اور خشک کرنا یہ ہے کہ پانی ٹپکنا بند ہوجائے۔

کتے کا لعاب اگر کسی برتن میں لگ جائے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گا، برتن خواہ مٹی کا ہو یا کسی اور چیز کا۔

اگر جسم نجاست لگنے کی وجہ سے ناپاک ہوجائے اور وہ نجاست ایسی ہو جو خشک ہونے کے بعد نظر نہیں آتی جیسے پیشاب تو وہ عضو تین بار پانی کے دھونے سے پاک ہوجائے گا، اور اگر نجاست ایسی ہو جو خشک ہونے کے بعد نظر آتی ہے مثلاً گوبر تو اتنا دھونا کافی ہے کہ نجاست دور ہوجائے، تین بار دھونا شرط نہیں۔

متفرق مسائل

① کتے کا لعاب ناپاک ہے، البتہ کتے کا جسم، اگر اس پر نجاست نہ لگی ہو تو اس کے ٹکرانے سے انسان کا جسم یا کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔

② سڑک پر گزرتے ہوئے ناپاکی، کپڑوں پر لگ جائے اور یہ یاد نہ رہے کہ کس جگہ لگی تھی تو بہتر یہ ہے کہ سارے کپڑے کو دھولے، اگر سارے کپڑے کو نہ دھو سکے تو سوچ کر کسی ایک حصہ کو دھولے، کپڑا پاک ہو جائے گا۔

③ دھوبی یا ڈرائی کلین میں جو کپڑے دھونے کے لیے دیے جاتے ہیں وہ پاک ہو جاتے ہیں، وہم یا تردد میں نہیں پڑنا چاہیے۔(۱)

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: نجاست کسے کہتے ہیں؟

سوال نمبر2: نجاستِ غلیظہ والی چیزیں کون سی ہیں اور ان کا حکم کیا ہے؟

سوال نمبر3: نجاستِ خفیفہ کی کتنی مقدار ہے جس کے ساتھ نماز درست ہو جاتی ہے؟

سوال نمبر4: کپڑے کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ نیز فوم اور قالین کو کیسے پاک کیا جائے گا؟

سوال نمبر5: ناپاک برتن کو پاک کرنے کا طریقہ بیان کریں۔

سوال نمبر6: جسم پر نجاست لگ جائے تو اُس کو کیسے پاک کیا جائے گا؟

---

(۱) اگرچہ بعض فقہا کی رائے اس کے خلاف ہے، لیکن یہاں "امداد الفتاویٰ" اور "آپ کے مسائل اور ان کا حل" میں ذکر کردہ فتاوی کی روشنی میں مسئلہ لکھا گیا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

مندرجہ ذیل میں دیئے گئے ممکنہ جوابات میں سے درست جواب منتخب کیجیے:

1. اگر نجاستِ غلیظہ گاڑھی چیز ہو تو اگر وزن میں ساڑھے پانچ ماشہ یعنی ۔۔۔۔۔۔۔۔ گرام ہو تو معاف ہے۔

(الف) 4.85 (ب) 4.86 (ج) 4.87 (د) 4.88

2. ۔۔۔۔۔۔۔۔ کے خشک ہونے کے بعد اُس پر پاکی کا حکم لگایا جاتا ہے۔

(الف) فوم (ب) قالین (ج) مٹی کا برتن (د) ناپاک زمین

3. اگر پیتل کے برتن پر ایسی نجاست لگ جائے جو خشک ہونے کے بعد دکھائی نہ دیتی ہو تو اس کو پاک کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔ کافی ہے۔

(الف) تین مرتبہ دھونا (ب) پونچھنا (ج) رگڑنا (د) پانی بہانا

4. کتے کا لعاب اگر کسی برتن میں لگ جائے تو۔۔۔۔۔۔۔۔ مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

(الف) ایک (ب) تین (ج) پانچ (د) سات

5. نجاستِ غلیظہ بہنے والی ہو تو اُس کا پھیلاؤ اگر۔۔۔۔۔۔۔۔ کے برابر یا اُس سے کم ہو تو معاف ہے۔

(الف) ساڑھے پانچ ماشہ (ب) ایک چوتھائی (ج) ہتھیلی کی گہرائی (د) ایک بالشت

نماز کا بیان

نماز کی اہمیت

ہمارے مذہب اسلام کی بنیاد جن پانچ (5) ستونوں پر ہے، ان میں سے ایک بڑا ستون نماز ہے۔ نماز کی اہمیت کا اندازہ چند احادیث سے لگایا جاسکتا ہے:

۱۔ اس شخص کا دین میں کوئی حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھے۔ نماز کی حیثیت دین میں ایسی ہے، جیسے انسانی بدن میں سر کی حیثیت۔ (۱)

۲۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز اچھی اور پوری نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے اتریں گے اور اگر نماز خراب ثابت ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب نکلیں گے۔ (۲)

۳۔ اِسلام اور کفر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔ (۳)

نماز کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتّے درختوں پر سے گر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی، اس کے پتّے اور بھی گرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! مسلمان

---

(۱) المعجم الأوسط للطبرانی.

(۲) المعجم الأوسط للطبرانی.

(۳) صحیح مسلم، کتاب الإیمان.

بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتّے درخت سے گر رہے ہیں۔(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازہ پر ایک نہر جاری ہو، جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جل شانہ ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل کردیتے ہیں۔(۲)

نماز کس پر فرض ہے؟

نماز پڑھنا ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو عقل رکھتا ہو، یعنی پاگل/ دیوانہ نہ ہو، اور بالغ ہو یعنی بچہ نہ ہو۔

فائدہ

بچوں پر نماز فرض تو نہیں لیکن اہمیت کے پیشِ نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے والدین کو حکم دیا ہے کہ بچہ جب سات سال کا ہوجائے تو اسے نماز پڑھنے کا کہا جائے اور دس سال کا ہوجائے تو مزید سختی کی جائے، یہاں تک کہ نماز نہ پڑھنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے شفیق نبی نے والدین کو حکم دیا کہ ایسے بچوں کی پٹائی کرو۔

دن رات میں کتنی مرتبہ نماز فرض ہے؟

ہر مسلمان پر دن اور رات میں پانچ (5) نمازیں اللہ تعالی نے فرض کی ہیں:

① فجر ② ظہر ③ عصر ④ مغرب ⑤ عشا

---

(۱) مسند أحمد، حديث أبي ذر الغفاري رضي الله عنه.

(۲) صحيح بخاري، كتاب مواقيت الصلاة.

اوقاتِ نماز

۱-فجر: اس کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر سورج کے طلوع ہونے تک رہتا ہے، مستحب یہ ہے کہ کچھ اجالا ہونے پر پڑھی جائے۔

۲-ظہر: اس کا وقت زوال یعنی سورج ڈھلنے کے وقت سے شروع ہوتا ہے اور جب ہر چیز کا سایہ اس کے اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا ہو جائے اس وقت تک رہتا ہے۔

گرمی میں مستحب یہ ہے کہ اتنی تاخیر کی جائے کہ گرمی کی شدت میں کمی آجائے اور سردی میں جلدی پڑھنا مستحب ہے۔

۳-عصر: اس کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے پر شروع ہوتا ہے اور سورج کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔

عصر کی نماز ہر موسم میں کچھ دیر سے پڑھنا مستحب ہے، لیکن اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ سورج میں زردی آجائے۔

۴-مغرب: اس کا وقت غروبِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور آسمان پر سفیدی ختم ہونے تک رہتا ہے۔

(پاکستان میں یہ وقت تقریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ سے لے کر ایک گھنٹہ پینتیس منٹ تک رہتا ہے)

مغرب کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔

۵-عشاء: مغرب کے وقت ختم ہونے سے لے کر صبح صادق تک عشا کی نماز کا وقت ہے۔

مستحب یہ ہے کہ عشا کی نماز ایک تہائی رات گزرنے کے بعد پڑھی جائے، بشرطیکہ لوگ اس وقت میں آسانی سے جمع ہو سکتے ہوں ورنہ پہلے پڑھ لی جائے۔

نماز کے اوقات سے متعلق متفرق مسائل

① شرعی لحاظ سے رات غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک رہتی ہے۔

② وتر کا وقت عشا کے بعد ہے۔

③ نمازِ جمعہ کا وقت بھی ظہر کی طرح ہے، البتہ نمازِ جمعہ کا سردی گرمی دونوں موسموں میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔

④ عیدین کی نماز کا وقت سورج اچھی طرح نکل جانے کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوالِ آفتاب تک رہتا ہے۔

نمازوں کے ممنوع اوقات

تین اوقات ایسے ہیں جن میں ہر قسم کی نماز منع ہے، خواہ فرض ہو یا نفل حتی کہ سجدہ تلاوت بھی منع ہے۔

وہ تین اوقات یہ ہیں:

① طلوعِ آفتاب کے وقت سے لے کر احتیاطاً پندرہ منٹ بعد تک۔

② زوال کے وقت جب سورج بالکل سر پر ہوتا ہے۔

③ غروبِ آفتاب کے وقت۔

مکروہ وقت

تین اوقات ایسے ہیں جن میں صرف نفل پڑھنا مکروہ ہے:

① صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک۔

② نمازِ عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک۔

③ عیدین کی نماز سے پہلے، گھر یا عید گاہ میں۔

البتہ قضا نماز، نمازِ جنازہ، اور سجدہ تلاوت ان اوقات میں بھی درست ہیں۔

④ صبح صادق کے بعد، فجر کی سنت و فرض کے علاوہ کوئی بھی نفل مکروہ ہیں، البتہ قضا نماز اور سجدہ تلاوت درست ہیں۔

وہ حالات جن میں نماز مکروہ ہے

بعض حالات و کیفیات کے دوران نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے:

① جب نمازِ جمعہ کے خطبہ کے لیے امام صاحب منبر پر بیٹھ جائیں۔

② جب انسان کو پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہو۔

③ فرض نماز کی جماعت جب شروع ہوجائے، البتہ فجر کی دو سنتیں اگر نہ پڑھی ہوں اور فرض کی جماعت کھڑی ہوجائے تو بھی صف/ جماعت سے الگ ہوکر سنتیں پڑھ لے، لیکن اگر یہ خیال ہو کہ سنت پوری ہونے تک جماعت کے ساتھ دوسری رکعت کی التحیات نہیں ملے گی تو سنت چھوڑ کر فرض میں شامل ہوجائے، اور طلوعِ آفتاب کے 15 منٹ بعد سے زوال تک فجر کی سنت کی قضا پڑھ لے۔

نماز وتر

عشاء کی نماز کے بعد وتر کی نماز واجب ہے، اور واجب کا مرتبہ فرض کے قریب ہے، اگر کبھی چھوٹ جائے تو قضا کرنی ہوگی۔

وتر کی تین رکعتیں ہیں، تینوں رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھی جائے گی، دوسری رکعت کے بعد تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے، تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے ہاتھ کان کی لو تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعاء قنوت پڑھے، پھر رکوع کرے اور باقی نماز حسب ترتیب پوری کرے۔

دعاء قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

اگر دعا قنوت بھول جائے تو آخر میں سجدہ سہو کرلے۔

جس کو دعاءِ قنوت یاد نہ ہو تو یاد کرنے کی فکر کرتے ہوئے اس وقت تک: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ" تین مرتبہ، یا یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

نماز وتر سارا سال واجب ہے اور انفرادی پڑھی جائے گی، البتہ رمضان المبارک میں تراویح کے بعد باجماعت پڑھی جائے گی۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: نماز کس پر فرض ہے؟

سوال نمبر2: نماز کے معاملہ میں بچوں سے متعلق شریعت کی کیا تعلیمات ہیں؟

سوال نمبر3: نمازِ فجر اور مغرب کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

سوال نمبر4: نمازوں کے ممنوع اور مکروہ اوقات کون کون سے ہیں؟

خالی جگہیں پُر کریں:

1. جب انسان کو پیشاب کی شدید حاجت ہو تو ایسی حالت میں نماز پڑھنا۔۔۔۔۔۔ ہے۔
2. مغرب کی نماز۔۔۔۔۔۔ میں پڑھنا اور عشاء کی نماز۔۔۔۔۔۔۔ پڑھنا مستحب ہے۔
3. شرعی لحاظ سے رات۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تک رہتی ہے۔
4. جمعہ کی نماز ہر موسم میں اوّل وقت میں پڑھنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔
5. ۔۔۔۔۔۔۔۔ اوقات ایسے ہیں جس میں ہر قسم کی نماز منع ہے۔
6. ۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہے کہ عشاء کی نماز ۔۔۔۔۔۔ گزرنے کے بعد پڑھی جائے۔
7. وتر کا وقت۔۔۔۔۔۔۔ کے بعد ہے۔

اذان اور اقامت کا بیان

اذان

اذان کے معنی نمازوں کے لیے خاص الفاظ سے نماز کے وقت کی اطلاع دینا اور بلانا ہے۔

اذان پانچوں نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے سنت موکدہ ہے، ان کے علاوہ کسی نماز کے لیے سنت نہیں ہے۔

اذان کی فضیلت

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مؤذن کی اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک جتنے بھی جنات، انسان اور دیگر چیزیں اس کو سنتی ہیں وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی۔ (۱)

اذان دینے کا طریقہ

جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان دینے والا باوضو ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیوں کو اچھی طرح کان کے سوراخ میں داخل کر کے ان کلمات کو کہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ　　اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ　　اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الأذان.

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ	اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ	حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ	حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ کے وقت دائیں طرف کو اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ کے وقت بائیں طرف کو منہ پھیرے۔

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمُ دو مرتبہ کہے۔

اقامت

جب فرض نماز کی جماعت کھڑی ہوتی ہے تو اس کی اطلاع دینے کے لیے اذان کے الفاظ ہی دہرائے جاتے ہیں اس کو ''اقامت'' کہتے ہیں، البتہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کا دو مرتبہ اضافہ ہے، نیز اقامت کے الفاظ اذان کے بنسبت قدرے تیزی سے کہے جائیں۔

اذان کا جواب

اذان کا جواب دینا بھی بہت ثواب رکھتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو کلمات موذن کہے اسی کو سننے والے بھی ساتھ ساتھ آہستہ آواز میں دہرائیں، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہیں اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ اور بعض نے وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہنے کا اضافہ بھی بتایا ہے (مرقاۃ)۔

اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ سنیں تو اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہیں۔

اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ
آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ
اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادُ

متفرق مسائل

① اذان اور اقامت کہنا صرف مَردوں کے لیے سنت ہے۔

② جب آدمی سفر میں ہو تو اذان اور اقامت دونوں کہنا بہتر ہے، اگر اذان نہ کہے تو کم از کم اقامت کہہ لے۔

③ اگر گھر میں فرض نماز کسی وجہ سے جماعت کے ساتھ پڑھے تو مسجد کی اذان کافی ہے۔

④ جب اذان کی آواز آئے تو تمام کام چھوڑ کر اذان کا جواب دینا چاہیے اور جلدی نماز کی تیاری کر کے مسجد پہنچنا چاہیے۔

⑤ اذان وقت داخل ہونے کے بعد دی جائے، اگر وقت سے پہلے دے دی تو وقت داخل ہونے کے بعد دہرانی ہوگی۔

⑥ نومولود بچہ کو نہلانے کے بعد اپنے ہاتھ میں اٹھا کر قبلہ رخ ہو کر، دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔

مشق

خالی جگہیں پُر کریں:

1. اذان کے معنی۔۔۔۔۔۔کیلئے۔۔۔۔۔۔سے نماز کے وقت کی۔۔۔۔۔۔دینا ہے۔
2. اذان، تمام نمازوں اور جمعہ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔
3. فرض نماز کی جماعت جب کھڑی ہوتی ہے، اس کی اطلاع کے لیے اذان کے کلمات دُہرائے جاتے ہیں، اُس کو۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔
4. قد قامت الصلاۃ کے جواب میں۔۔۔۔۔۔۔۔کہا جائے۔
5. فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو مرتبہ کہا جاتا ہے۔
6. اذان اور اقامت صرف ۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے سنت ہے۔
7. حالتِ۔۔۔۔۔۔۔میں بھی اذان اور اقامت کہنا بہتر ہے۔
8. نومولود بچے کے۔۔۔کان میں۔۔۔۔اور۔۔۔۔کان میں۔۔۔۔کہی جاتی ہے۔

نماز کے طریقہ کا بیان

شرائط نماز

نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزیں ضروری ہیں، جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی، ان چیزوں کو شرائط نماز کہتے ہیں، وہ سات چیزیں یہ ہیں:

① بدن کا پاک ہونا۔

② کپڑوں کا پاک ہونا۔

③ جگہ کا پاک ہونا۔

④ ستر کا چھپانا (مرد کے لیے "ستر" ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک ہے اور عورتوں کا پورا بدن چھپانا ضروری ہے سوائے چہرے اور ہاتھ پاؤں کے)۔

⑤ نماز کا وقت ہونا۔

⑥ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

⑦ نیت کرنا۔

ارکانِ نماز

نماز کے اندر جو چیزیں ضروری ہیں انہیں ارکانِ نماز کہتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک چیز بھی چھوٹ گئی تو نماز نہ ہوگی، بلکہ سجدہ سہو کرنے سے بھی وہ کمی پوری نہیں ہو سکتی۔

ارکان نماز چھ ہیں:

① تکبیر تحریمہ کہنا۔

② قیام (کھڑا ہونا)۔
③ قراءت (قرآن مجید پڑھنا)۔
④ رکوع کرنا
⑤ دونوں سجدے کرنا
⑥ قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے، لیکن ان میں سے کوئی چیز بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدہ سہو نہ کیا جائے یا جان بوجھ کر کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

واجباتِ نماز چودہ ہیں:
① فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا۔
② فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔
③ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب، سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔
④ سورہ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔
⑤ قراءت، رکوع، سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔
⑥ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔
⑦ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ جانا۔
⑧ تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجدہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔
⑨ قعدہ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

⑩ دونوں قعدوں میں ''تشہد'' پڑھنا۔

⑪ امام کو نمازِ فجر، مغرب، عشا، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کی وتر میں آواز سے قرات کرنا اور ظہر، عصر میں آہستہ پڑھنا۔

⑫ لفظ ''سلام'' کے ساتھ نماز ختم کرنا۔

⑬ نمازِ وتر میں ''قنوت'' کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

⑭ عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

فائدہ: (نماز کا طریقہ جو آگے آرہا ہے وہ مَردوں کے لحاظ سے ہے، عورتوں کی نماز بعض ارکان میں مردوں سے مختلف ہے جس کی وضاحت ضمناً کردی جائے گی، عورتوں کی نماز کا یہ فرق احادیث میں بتایا گیا ہے، بنیادی بات اس میں یہ ہے کہ عورت کی نماز میں وہ ہیئت و طریقہ پسندیدہ ہے جس میں پردہ اور جسم کا چھپانا زیادہ ہو)۔

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کرکے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوں، دُونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلیوں کا فاصلہ رکھیں، نماز کی نیت کرکے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے اس طرح باندھیں کہ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے، البتہ خواتین دونوں ہاتھ دوپٹہ سے نکالے بغیر، کندھوں تک اٹھائیں اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر، دونوں ہاتھ سینہ پر اس انداز سے رکھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی، بائیں ہاتھ کی پشت پر آجائے، خواتین ناف کے نیچے ہاتھ نہ باندھیں، بلکہ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو۔

ہاتھ باندھ کر ''ثنا'' پھر ''تعوذ'' اور ''تسمیہ'' پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھیں، ختم پر آہستہ سے آمین کہیں، پھر سورہ اخلاص یا اور کوئی سورت جو یاد ہو وہ پڑھیں۔

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر رکوع کے لیے جھکیں، رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیں، رکوع کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین یا پانچ مرتبہ پڑھیں، پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوکر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔

رکوع میں مرد اچھی طرح جھکیں گے کہ کمر اور گردن ایک سطح پر رہیں، جبکہ خواتین معمولی جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، نیز مرد رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کرکے گھٹنوں کو پکڑیں گے، جبکہ خواتین صرف گھٹنے پر ہاتھ، انگلیاں ملا کر رکھیں گی، نیز کہنیاں مردوں کی طرح پہلو سے جدا نہ ہوں۔

پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں، پھر دونوں ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک، پھر پیشانی زمین پر رکھیں، سجدے کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین یا پانچ مرتبہ کہیں، پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھیں اور سیدھے بیٹھ جائیں پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کریں، پھر تکبیر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوجائیں، اٹھتے وقت زمین پر سہارا نہ لیں، اس طرح ایک رکعت پوری ہوگئی۔

خواتین سجدہ میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

الف: سجدہ میں کہنیاں زمین پر بچھی رہیں گی، مردوں کی طرح زمین سے اٹھانا نہیں ہے۔

ب: خواتین سمٹ کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے اور بازو پہلو سے ملا ہوا ہو اور پاؤں کو انگلیوں کے بل کھڑے کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دیں، غرض کہ خواتین خوب دَب کر سجدہ کریں۔

اب دوسری رکعت میں ''تسمیہ'' پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھیں اور کوئی سورت ملائیں، پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدوں کے بعد اٹھ کر بیٹھ جائیں، پہلے تشہد اور درود شریف پڑھیں، خواتین دونوں پیر دائیں طرف نکال کر بائیں کولہے پر بیٹھ جائیں، نیز قعدہ میں مردوں کے ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر رہیں گی اور عورتوں کی ملی ہوئی ہونی چاہیے، پھر سلام پھیر دیں، پہلے داہنی طرف، پھر بائیں طرف منہ موڑ کر، یہ دو رکعت نماز پوری ہوگئی۔

فائدہ: مردوں کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں کھول کر رکھیں،

سجدے میں ملا کر اور باقی نماز میں اپنی حالت رہنے دیں، جبکہ خواتین پوری نماز میں انگلیاں ملا کر رکھیں گی۔

سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں، ہاتھ بہت زیادہ یعنی کندھوں سے اونچا نہ اٹھائیں، دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیں۔

نماز سے متعلق متفرق مسائل

① دل میں نیت کرنا کافی ہے کہ فلاں نماز پڑھ رہا ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں، نیز دل میں ارادہ کچھ ہے، اور زبان سے غلط لفظ نکل گیا تو بھی کوئی حرج نہیں۔

② اگر کسی ایسی جگہ ہوں جہاں سمت قبلہ معلوم نہ ہو تو کسی سے قبلہ کا رخ معلوم کرلے اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو جدید آلات کے ذریعہ یا غور وفکر کے ذریعہ، جس طرف غالب گمان ہو، رخ کر کے نماز پڑھ لے، مگر بغیر سوچے اور غور وفکر کیے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔

③ خواتین نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کرلیں کہ ان کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا تمام جسم ڈھکا ہوا ہو، نیز دوپٹہ نہ باریک ہو اور نہ اتنا چھوٹا کہ اس میں سے بال نظر آئیں۔

④ مردوں کے لیے شلوار کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا عام حالات میں بھی ناجائز ہے، نماز میں اس کی برائی بڑھ جاتی ہے، آستین سے بازو ڈھکے رہنے چاہیے۔

⑤ حالتِ قیام میں گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سے نہیں لگانا چاہیے۔

⑥ قیام کی حالت میں دونوں پاؤں سیدھے رہیں۔

⑦ قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہونی چاہیے۔

⑧ اکیلے نماز پڑھتے ہوئے جب قراءت کرے تو زبان اور ہونٹ کا حرکت کرنا ضروری ہے۔

⑨ قراءت میں مسنون مقدار بہتر ہے، وہ یہ ہے کہ فجر اور ظہر میں سورہ حجرات تا سورہ بروج تک کی سورتوں میں سے انتخاب کیا جائے، عصر و عشاء میں سورہ طارق سے تا سورہ بینہ، ان سورتوں میں سے کوئی پڑھ لی جائے اور مغرب میں سورہ زلزال سے سورہ ناس تک کی سورتوں میں سے کوئی پڑھی جائے۔

⑩ حالت قیام میں جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر، دوسرے پاؤں کو ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے خلافِ ادب ہے۔

⑪ نماز میں جمائی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

⑫ رکوع میں نگاہ پاؤں پر رہنی چاہیے۔

⑬ رکوع سے اٹھتے ہوئے پہلے مکمل سیدھا کھڑا ہو، پھر سجدہ میں جائے۔

⑭ سجدہ میں جانے کا طریقہ مرد کے لیے یہ ہے کہ جب تک گھٹنہ زمین پر نہ ٹکے، اوپر کے دھڑ کو نہ لٹکائے۔

⑮ سجدہ میں مرد کا سر، دونوں ہاتھوں کے درمیان رہے، انگلیاں ملی ہوئی ہوں، کہنیاں زمین سے اور بازو پہلو سے جدا ہوں۔

⑯ سجدہ میں ناک اور دونوں پاؤں زمین سے جدا نہ کرے۔

⑰ دونوں سجدوں کے درمیان بھی اطمینان سے بیٹھے۔

⑱ قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ مردوں کے لیے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ران پر ہوں، انگلیاں گھٹنے کی طرف گری ہوئی نہ ہوں، نگاہ گود پر ہو، بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا ہو کہ اس کی انگلیاں قبلہ کی طرف رہیں۔

⑲ التحیات میں جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور اِلَّا اللّٰهُ پر گرا دیں۔

⑳ سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو رخسار نظر آئیں اور نگاہ کندھے پر ہو۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: نماز کی شرائط کتنی ہیں؟

سوال نمبر2: نماز کے ارکان کیا ہیں؟

سوال نمبر3: حالتِ قیام میں مرد اور خواتین ہاتھ کہاں باندھیں گے؟

سوال نمبر4: خواتین رکوع میں کتنا جھکیں گی؟

سوال نمبر5: نماز کے چودہ واجبات میں سے سات (7) تحریر کریں۔

ذیل میں دیئے گئے جملوں کے صحیح یا غلط ہونے کی نشاندہی کریں:

1. قعدہ میں مردوں کے ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونی چاہیے (۔۔۔۔۔۔)۔
2. رکوع میں نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہونی چاہیے (۔۔۔۔۔۔)۔
3. حالتِ قیام میں گردن کو جھکا کر تھوڑی سے نہیں لگانا چاہیے (۔۔۔۔۔۔)۔
4. سجدہ میں مرد کے ہاتھ کی انگلیاں الگ الگ ہونی چاہیے (۔۔۔۔۔۔)۔
5. اکیلے نماز پڑھتے ہوئے جب قراءت کرے تو زبان اور ہونٹ کا حرکت کرنا ضروری نہیں (۔۔۔۔۔۔)۔
6. نماز کی نیت زبان سے کرنا ضروری ہے (۔۔۔۔۔۔)۔
7. قیام کی حالت میں جسم میں کا سارا زور ایک پاؤں پر دے دینا چاہیے (۔۔۔۔۔)۔
8. خواتین نماز میں سجدہ مردوں کی طرح کریں (۔۔۔۔۔۔)۔

دعا کا بیان

دعا کی دین میں بڑی اہمیت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دعا عبادت کا مغز ہے'' (سنن ترمذی) ایک روایت میں ہے کہ ''دعا ہی عبادت ہے''۔ (سنن ابوداود)

دعا کی قبولیت میں جیسے بعض جگہوں میں تاثیر ہے اسی طرح بعض مواقع بھی دعا کی مقبولیت کے بتائے گئے ہیں۔

چنانچہ فرض نماز کے بعد بھی دعا قبول ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرض نماز کے بعد مختلف اذکار، دعائیں بتائی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

① أَسْتَغْفِرُ اللهَ (تین مرتبہ)

② اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

③ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

④ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

⑤ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ

⑥ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰی أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

⑦ سر پر ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰھُمَّ أَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ۔

⑧ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ

⑨ مُعوذتین (سورۃ الناس، سورۃ الفلق) فجر اور مغرب کے بعد تین، تین مرتبہ اور باقی نمازوں کے بعد ایک مرتبہ۔

⑩ سُبْحَانَ اللّٰه (33 مرتبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (33 مرتبہ) اَللّٰهُ أَكْبَرُ (34 مرتبہ)

دعا کے آداب

جو عمل سلیقہ اور آداب کی رعایت سے ہو وہ اللہ کو زیادہ پسند ہوتا ہے، دعا میں آداب کی رعایت کی جائے گی تو قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔

دعا کے چند آداب یہ ہیں:

① باوضو ہوں۔

② قبلہ رخ ہوں۔

③ دوزانو ہو کر بیٹھیں۔

④ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں، دونوں ہاتھوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہو

⑤ دعا میں پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کریں پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجیں، اس کے بعد اپنی حاجت کا ذکر کریں۔

⑥ خوب توجہ اور عاجزی و انکساری سے دعا مانگیں۔

⑦ دعا میں اللہ سے اصرار کرنا، اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (جیسے ایک بچہ اپنی ماں سے کچھ لینے میں اصرار کرتا ہے)۔

مشق

خالی جگہیں پُر کریں:

1. دُعا عبادت کا ------ہے۔
2. ------نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔
3. نماز کے بعد کے اذکار میں سے یہ ہے کہ-------مرتبہ سبحان اللہ------- مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ-------پڑھیں۔
4. دعا میں ہاتھ اتنے اٹھائیں جائیں کہ ہاتھ--------کے سامنے ہوں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان کچھ-------ہو۔
5. دعا کے آداب میں سے ہے کہ دعا خوب-------کے ساتھ مانگی جائے۔

مفسدات اور مکروہاتِ نماز کا بیان

مفسداتِ نماز

مفسداتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اسے دوبارہ پڑھنا ضروری ہوجاتا ہے۔

نماز کو توڑنے والی چند چیزیں یہ ہیں:

① سینے کو بلا عذر جان بوجھ کر قبلہ کے رخ سے پھیرنا۔

② نماز میں کوئی بات کرنا قصداً ہو یا بھول کر۔

③ کسی مصیبت یا درد کی وجہ سے اپنے اختیار کے ساتھ اس طرح رونا کہ الفاظ بھی ظاہر ہوجائیں۔

④ کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے۔

⑤ دو صفوں کی مقدار چلنا۔

⑥ نمازی کا نماز میں کوئی ایسا عمل کرنا کہ جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ نماز میں نہیں ہے۔

⑦ قراءتِ قرآن میں ایسی غلطیاں کرنا جن سے معنی بدل جائے۔

⑧ قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا۔

⑨ امام کی جگہ سے آگے بڑھ جانا۔

⑩ سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔

⑪ چھینکنے والے کو یَرۡحَمُكَ اللہ کہنا۔

⑫ بری خبر پر اِنَّالِلّٰہِ پڑھنا، یا اچھی خبر پر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ کہنا، یا کسی عجیب بات پر سُبۡحَانَ اللہ کہنا۔

⑬ لفظ اللہ کے الف کو، یا اَکۡبَر کی ہمزہ کو، یا اَکۡبَر کی با کو کھینچنا۔

⑭ ایک رکن کی مقدار ستر کا کھل جانا۔

مکروہاتِ نماز

وہ کام جن کا نماز میں کرنا اچھا نہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

① اپنے کپڑے یا بدن سے کھیلنا۔

② چہرے کو ڈھانک لینا۔

③ چست (تنگ) کپڑوں میں نماز پڑھنا جن سے اعضا کی شکل و بناوٹ ظاہر ہو۔

④ ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس میں جاندار کی تصویر ہو۔

⑤ صرف ناک یا صرف پیشانی پر بلا عذر سجدہ کرنا۔

⑥ انگلیاں چٹخنا۔

⑦ چہرہ پھیر کر دیکھنا۔

⑧ سجدے میں بازو بچھانا (مَردوں کے لیے)۔

⑨ پاخانہ، پیشاب یا ریح کو روکتے ہوئے نماز پڑھنا۔

⑩ انگلیوں سے تسبیح گننا (البتہ ''صلوٰۃ التسبیح'' میں اس بات کی گنجائش ہے کہ ہر تسبیح پر ایک انگلی کو اس کی جگہ ہی پر دبایا جائے)۔

⑪ رکوع، سجدے میں جاتے ہوئے کپڑوں کو سمیٹنا۔

⑫ کسی آدمی کے منہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

⑬ بلا عذر چار زانو بیٹھنا، بلا ضرورت ناک صاف کرنا۔

⑭ مقتدی کا کسی عمل کو امام سے پہلے کرنا۔

⑮ فرض نمازوں میں سورتوں کو جان بوجھ کر ترتیبِ قرآنی کے خلاف پڑھنا۔

⑯ امام کی تلاوت کے دوران دعا یا ذکر کرنا۔

⑰ کپڑے کو لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر اس کے دونوں کنارے لٹکا دینا۔

⑱ ایسے کپڑوں میں نماز پڑھنا جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا۔

⑲ سستی اور بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا (یہ مردوں کے لیے مکروہ ہے جبکہ عورت کی تو ننگے سر نماز ہوگی ہی نہیں)۔

⑳ کنکریوں کو ہٹانا، لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں حرج نہیں۔

㉑ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔

㉒ صف میں اکیلے کھڑا ہونا، جب کہ اگلی صف میں خالی جگہ ہو۔

㉓ نماز میں انگڑائی لینا۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے افعال میں سے ہر ایک کے مُفسد یا مکروہ ہونے کی تعیین کریں:

1. بلا عذر سینے کو قبلہ سے پھیر لینا (______)۔
2. سستی اور بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا (______)۔
3. اپنے بدن یا کپڑوں سے کھیلنا (______)۔
4. قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا (______)۔
5. سجدہ میں مردوں کا بازو بچھانا (______)۔
6. قراءتِ قرآن میں ایسی غلطی کرنا جس سے معانی بدل جائیں (______)۔
7. قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا (______)۔
8. سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا (______)۔

9. چہرہ پھیر کر دیکھنا (۔۔۔۔۔۔)۔
10. انگلیاں چٹخانا (۔۔۔۔۔۔)۔
11. چھینکنے والے کو یر حمك الله کہنا (۔۔۔۔۔۔)۔
12. چہرہ کو ڈھانک لینا (۔۔۔۔۔۔)۔
13. ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس میں جاندار کی تصویر ہو (۔۔۔۔۔۔)۔
14. نماز میں انگڑائی لینا (۔۔۔۔۔۔)۔
15. پیشاب روکتے ہوئے نماز پڑھنا (۔۔۔۔۔۔)۔
16. مقتدی کا کسی عمل کو امام سے پہلے کرنا۔ (۔۔۔۔۔۔)۔

خالی جگہیں پر کریں:

1. جن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور دوبارہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے ان کو۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔
2. ۔۔۔۔۔۔ وہ چیزیں/ کام ہیں جن کا نماز میں کرنا اچھا نہیں۔
3. صف میں۔۔۔۔۔۔ کھڑے ہونا۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے، جبکہ۔۔۔۔۔۔۔ میں جگہ ہو۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بیان

جماعت مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں، جس میں ایک امام ہوتا ہے اور باقی سب مقتدی ہوتے ہیں جو امام کی تابعداری کرتے ہیں۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم

تمام فرض نمازوں اور عیدین کی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے، اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتا ہے، ایک روایت میں ستائیس درجہ زیادہ ملنے کا ذکر ہے۔(صحیح بخاری)

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی کی قسم کھا کر فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ کسی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور جب اذان ہو جائے تو لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے کسی شخص کو حکم کروں اور پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو با جماعت نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔(۱)

مگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مردوں کے لیے واجب ہے(۲)، خواتین کے لیے تو مسجد کے بجائے، گھر میں نماز پڑھنا زیادہ باعث ثواب ہے، بلکہ گھر کے بھی اس حصے میں

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ.

(۲) بلا عذر جماعت چھوڑ کر، اکیلے نماز پڑھنا گناہ ہے، البتہ عذر کی صورت میں جماعت چھوڑ کر اکیلے نماز پڑھنے پر گناہ نہ ہوگا، عذر کی مثال جیسے سخت بیماری وغیرہ۔

خواتین نماز ادا کریں جو زیادہ پردہ دار ہو۔

باجماعت نماز پڑھنے کے آداب

جماعت کی نماز میں مل کر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑا ہونا چاہیے، درمیان میں خالی جگہ نہیں چھوڑنی چاہیے، پہلے اگلی صف پوری کرے، پھر دوسری صف امام کے پیچھے سے شروع کرنی چاہیے، بچوں کی صف، بڑوں کے پیچھے ہونی چاہیے، یا ان کو صف کے کنارے پر کھڑا کر دیا جائے، اگر خواتین بھی جماعت میں شریک ہوں تو ان کی صف بچوں کے بعد ہوگی۔

امامت کا سب سے زیادہ مستحق وہ نیک شخص ہے جو نماز کے مسائل سے اچھی طرح واقف ہو، اسے قرآن اچھی طرح یاد ہو اور وہ قرآن اچھا پڑھتا ہو۔

مسجد میں جماعت ہو جانے کے بعد، تاخیر سے آنے والوں کو اپنی نماز اکیلے پڑھ لینی چاہیے، دوسری جماعت نہیں کرانی چاہیے۔

نفل نماز کی جماعت نہیں کی جانی چاہیے۔

جماعت سے نماز پڑھنے کے فائدے

جماعت سے نماز پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

① ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

② پانچوں نمازوں میں مسلمانوں کی آپس میں ملاقات ہوتی ہے، جس سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہوتی ہے۔

③ دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔

④ جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گناہ گاروں کی نماز بھی قبول ہونے کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے۔

⑤ علما سے مل کر ان سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

⑥ مسلمانوں کا مل کر اللہ تعالی کی عبادت کرنا اور اس سے دعا مانگنا اللہ تعالی کی رحمت کے نزول اور دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر 1: جماعت کی نماز کا حکم بیان کریں۔

سوال نمبر 2: امام بننے کا مستحق شخص کون ہے؟

سوال نمبر 3: جماعت کی نماز میں صف کیسے بنانی چاہیے؟

سوال نمبر 4: کیا عورتوں کیلئے جماعت کی نماز میں شرکت مردوں کی طرح واجب ہے؟

مدرِک، مسبوق اور لاحق کی نماز کا بیان

امام کے ساتھ جماعت میں شریک مقتدی کی تین قسمیں ہیں:

① مُدرِک ② مَسبُوق ③ لاحِق

مُدرِک: وہ مقتدی ہے جو امام کے ساتھ پہلی رکعت سے شامل ہوا اور آخر تک امام کے ساتھ نماز میں رہا ہو۔

مَسبُوق: وہ شخص جسے امام کے ساتھ شروع کی ایک، یا ایک سے زائد رکعتیں نہ ملی ہوں۔

لاحق: وہ شخص جو امام کے ساتھ پہلی رکعت میں تو شریک تھا، لیکن اس کے بعد ایک یا زائد رکعتیں رہ گئیں اسے ''لاحق'' کہتے ہیں، مثلاً ایک شخص امام کے ساتھ شریک ہوا، لیکن دوسری رکعت میں اس کا وضو ٹوٹ گیا، نماز توڑے بغیر جب وہ وضو کر کے آیا تو امام فارغ ہو چکا تھا، یہ شخص ''لاحق'' ہے۔

مسبوق کی بقیہ نماز پڑھنے کا طریقہ

مسبوق امام کے ساتھ آخر تک نماز میں شریک رہے، جب امام سلام پھیرے تو مسبوق اس کے ساتھ سلام نہ پھیرے، بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اس طرح ادا کرے کہ گویا اس نے نماز ابھی شروع کی ہے۔

اگر امام کے ساتھ ایک رکعت رہ گئی ہو تو سلام کے بعد کھڑے ہو کر ثنا، تعوذ، تسمیہ،

سورہٗ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے، پھر قاعدے کے موافق رکعت پوری کر کے قعدہ میں بیٹھے اور سلام پھیرے۔

یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی ایک رکعت کو پورا کرنے کے لیے ہے۔

اگر امام کے ساتھ دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو ظہر، عصر اور عشا کی نماز مکمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورہٗ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکعت پوری کرے، دوسری رکعت میں تسمیہ، سورہٗ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع، سجدے کے بعد قعدہ کرے اور سلام پھیرے اور اگر دو رکعت مغرب کی جماعت میں رہ جائیں تو پہلی رکعت ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورہٗ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے، پھر دوسری رکعت میں تسمیہ، سورہٗ فاتحہ اور سورت پڑھ کر قعدہ کرے اور سلام پھیرے۔

اگر امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی تو ظہر، عصر اور عشا کی نماز یوں مکمل کرے کہ پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورہٗ فاتحہ اور سورت پڑھ کر قعدہ میں بیٹھ کر التحیات پڑھے، دوسری رکعت تسمیہ، سورہٗ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے اور دوسرے سجدے کے بعد کھڑا ہو جائے، تیسری رکعت میں صرف سورت پڑھ کر رکعت پوری کرے اور سلام پھیرے۔

فائدہ

اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو بھی وہ نماز سے نکلا نہیں، بلکہ کھڑا ہو کر اپنی رکعت پوری کرے، البتہ آخر میں سجدہ سہو کر لے۔

لاحق نماز کیسے پوری کرے؟

لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی ہو تو جس وقت وہ جاگے، پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے یعنی قراءت نہ کرے، جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کر لے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کر لے، اگر امام نماز سے فارغ ہو چکا ہو تو باقی نماز بھی اسی طرح پوری کرے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔

لاحق سے اگر کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو وہ سجدہ سہو

نہ کرے کیوں کہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کی غلطی پر سجدہ سہو نہیں آتا۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر 1: مُدرک، مسبوق اور لاحق کی تعریف کریں۔

سوال نمبر 2: اگر کسی شخص کی مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعتیں رہ جائیں تو وہ اُس کو کیسے پورا کرے گا؟

سوال نمبر 3: اگر عصر کی نماز میں کسی کو امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملے تو اس کو کیسے پورا کرے گا؟

سوال نمبر 4: لاحق اپنی نماز کس طرح مکمل کرے گا؟

نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان

نمازی کے آگے سے گزرنا بڑا گناہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”اگر تمہیں معلوم ہوجائے کہ نمازی بھائی کے آگے سے گزرنے میں کیا گناہ ہے تو سو سال کھڑے ہوکر انتظار کرنے کو اس ایک قدم اٹھانے سے بہتر سمجھو جو نمازی کے آگے سے گزرنے کے لیے اٹھاتے ہو“۔(۱)

اس لیے نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہت اہتمام سے بچنا چاہیے، بہتر یہ ہے کہ نمازی (خواہ امام ہو یا اکیلا نماز پڑھ رہا ہو) اپنے سامنے کوئی چیز کھڑی کردے، شریعت کی زبان میں اس کو ”سترہ“ کہتے ہیں، سترہ، لمبائی میں ایک ہاتھ کے برابر اور موٹائی میں ایک انگلی کے برابر ہونا چاہیے۔

متفرق مسائل

① بڑی مسجد اور کھلے میدان میں نمازی کے کھڑے ہونے کی جگہ سے دو صف چھوڑ کر آگے سے گزرا جاسکتا ہے۔

② نمازی کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا شخص دائیں/ بائیں سے نکل سکتا ہے۔

③ نمازی کے سامنے اگر کوئی شخص پشت کیے بیٹھا ہو تو بیٹھے ہوئے شخص کے سامنے سے لوگ گزر سکتے ہیں۔

④ امام کے آگے ”سُترَہ“ ہونے کی صورت میں مقتدیوں کے آگے سے گزرا جاسکتا ہے۔

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ سنن ابن ماجہ، باب السترۃ.

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

سوال نمبر2: سُترہ کسے کہتے ہیں؟ اور کس طرح کی چیز کو سُترہ بنایا جاسکتا ہے؟

سوال نمبر3: کیا بڑے میدان میں نمازی کے آگے سے گزرنا درست ہے؟

قضا نماز پڑھنے کا بیان

قضا کسے کہتے ہیں؟

کسی نماز کو اس کے مقررہ وقت پر پڑھنے کو ''ادا'' کہا جاتا ہے، اور کسی فرض یا واجب کو اس کے مقررہ وقت گزر جانے کے بعد پڑھا جائے اسے ''قضا'' کہتے ہیں۔

قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب کو اس کے وقت پر ادا نہ کرنا سخت گناہ ہے، پھر جب یاد آئے فوراً اُس کی قضا پڑھیں، بلا عذر قضا میں دیر کرنا بھی گناہ ہے۔

قضا کی نیت

قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہیے کہ ''میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی قضا پڑھتا ہوں''، صرف یہ نیت کرلینا کہ ''ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں'' کافی نہیں ہے۔

اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اسے دن یاد نہ ہوں، مثلاً اس نے مہینے دو مہینے کی نماز بالکل نہیں پڑھی تو ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں، ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں، اسی طرح جو نماز قضا کرے اس کی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہیے۔

قضا نمازیں ادا کرنے کی آسان تدبیر

قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں، جس وقت فرصت ہو پڑھ لیں، البتہ خیال رہے کہ ممنوع وقت نہ ہو، لیکن چوں کہ ایک دن میں بہت سی نمازیں پڑھنا مشکل ہوتا ہے اس

لیے اس کی آسان تدبیر یہ ہے کہ ہر نماز سے پہلے یا بعد میں ایک قضا پڑھ لیں، سب آسانی سے ادا ہو جائیں گی۔

متفرق مسائل

① اگر اکیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور اگر مسجد میں پڑھ لے تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے کیوں کہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مستقل گناہ ہے۔

(فتاویٰ شامی، کتاب الصلوٰۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/ ۷۷، سعید)

② قضا صرف فرض نمازوں اور وتر کی پڑھی جاتی ہے، سنتوں کی قضا نہیں ہے، البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو زوال سے پہلے پہلے قضا کرنے کی صورت میں سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے اور اگر زوال کے بعد قضا پڑھے تو صرف دو رکعت فرض کی قضا کرے۔

③ فجر کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے سنت نہ پڑھ سکا، صرف دو رکعت فرض پڑھ لیے تو بہتر یہ ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد جب مکروہ وقت نکل جائے تو زوال سے پہلے پہلے سنت کی قضا پڑھ لے۔

④ ظہر اور جمعہ کی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھ لے، اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا ان کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے، بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے۔

④ اگر وقت بہت تنگ ہے کہ اگر قضا پڑھے گا تو ادا نماز کا وقت باقی نہ رہے گا تو پہلے ادا پڑھ لے، پھر قضا پڑھے۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: قضا کسے کہتے ہیں؟

سوال نمبر2: قضا کی نیت کس طرح کرتے ہیں؟

سوال نمبر3: قضا نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں؟

سوال نمبر4: وقت کی تنگی کی وجہ سے اگر کسی شخص نے فجر کی سنت نہ پڑھی، صرف فرض پڑھ لی تو کیا سنت کی قضا کرے گا یا نہیں؟

سوال نمبر5: کیا قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر ہے؟

مسافر کی نماز کا بیان

جو شخص شرعی سفر کا ارادہ رکھتا ہو وہ ظہر، عصر اور عشا کی نمازیں چار رکعت کی بجائے دو رکعت پڑھے، اسے ''قصر'' کہتے ہیں۔

فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر ہی رہتی ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں آتا۔

شرعی سفر کی مسافت

48 میل یعنی 77.25 کلومیٹر کی مسافت کا سفر شرعی سفر ہے، اس سے کم مسافت والے سفر میں قصر کرنا جائز نہیں، قصر کی نماز اپنے شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد شروع کی جاتی ہے، لہٰذا سفر کے ارادے سے گھر سے نکلنے کے بعد شہر کی حدود کے اندر پوری نماز پڑھی جائے گی۔

سفر میں اور کسی شہر، بستی یا گاؤں میں پہنچ کر وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو اس وقت تک قصر کرے گا اور جب کسی ایک جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھے گا، اور اس جگہ کو اس کا ''وطنِ اقامت'' کہا جائے گا۔

متفرق مسائل

① سفر میں باجماعت نماز پڑھنے کے لیے اسٹیشن، ریل اور ہوائی جہاز میں اذان دینی چاہیے۔

② ایک شہر کی مختلف بستیوں میں جن کے نام جدا جدا ہیں، پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنے والا مسافر رہے گا۔

③ اگر مسافر ٹھہرا ہوا ہو اور سفر کرنے کی جلدی نہ ہو اور نہ ہی ساتھیوں کو انتظار کی زحمت ہو تو سنت موکدہ کا اہتمام کیا جائے، اگر تراویح پڑھنے میں کوئی تکلیف نہ ہوتی ہو تو تراویح بھی پڑھ لینی بہتر ہے۔

④ مسافر، مقامی امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔

⑤ سفر سے واپسی میں جب شہر کی حدود میں داخل ہوجائے اب مسافر نہیں رہا اس لیے اب پوری نماز پڑھی جائے گی (خواہ ابھی اپنے گھر نہیں پہنچا)

⑥ وتر کی نماز کو حالت سفر میں بھی پڑھنا ضروری ہے۔

⑦ کوئی شخص اپنا وطن/شہر چھوڑ کر دوسرے شہر میں رہنے چلا جائے اور پرانے شہر میں اب اس کا کوئی گھر وغیرہ نہ ہو تو اب کبھی یہ اپنے سابقہ شہر آئے گا تو یہاں مسافر ہوگا اور قصر پڑھے گا۔

⑧ ہوائی جہاز، ریل گاڑی اور کشتی میں نماز کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہو کر پڑھنی چاہیے۔ البتہ نفل نماز حالت سفر میں جبکہ شہر سے باہر ہوں اور سواری پر بیٹھ کر پڑھ رہے ہوں تو بیٹھے بیٹھے پڑھ سکتے ہیں، خواہ سواری کا رخ کسی طرف بھی ہو۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: آدمی مسافر کب بنتا ہے؟

سوال نمبر2: قصر کسے کہتے ہیں؟

سوال نمبر3: سفرِ شرعی کی مسافت کیا ہے؟

ذیل میں دیئے گئے جملوں کے صحیح یا غلط ہونے کی نشاندہی کریں:

1. جب مسافر کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو پوری نماز پڑھے گا (۔۔۔۔۔)

2. مسافر مقامی امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا (۔۔۔۔۔۔)۔

3. وتر کی نماز حالتِ سفر میں پڑھنا ضروری نہیں ہے (۔۔۔۔۔۔)۔

4. سفر سے واپسی پر اپنے شہر میں داخل ہونے کے بعد مسافر نہیں رہتا (۔۔۔۔۔)۔

5. قصر نماز گھر سے نکلتے ساتھ ہی شروع ہوجاتی ہے۔ (۔۔۔۔۔)۔

بیمار کی نماز کا بیان

فرض، واجب اور سنت موکدہ نمازوں کو کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے، عذر اور مجبوری کے بغیر بیٹھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، البتہ چند اعذار کی وجہ سے کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھنے کی صورت میں بھی نماز درست ہوگی:

① کھڑے ہونے کی بالکل طاقت نہ ہو۔
② کھڑے ہوکر نماز پڑھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہو۔
③ مرض بڑھ جانے کا خطرہ ہو۔
④ سر میں چکر آکر گر جانے کا خطرہ ہو۔
⑤ کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کرسکتا۔

مریض نماز کیسے پڑھے؟

درج بالا صورتوں میں مریض کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، بیٹھنے میں تو بہتر یہ ہے کہ التحیات کی حالت میں جیسے بیٹھتے ہیں، ایسے بیٹھے، ورنہ جیسے آسانی ہو، پھر اگر وہ رکوع سجدہ کرسکتا ہے تو رکوع سجدہ کرے اور اگر نہیں کرسکتا تو سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کرے، سجدے کے اشارے میں سر کو رکوع کے اشارہ سے زیادہ جھکائے۔

اگر مریض میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بھی طاقت نہیں تو لیٹ کر پڑھ لے، بہتر یہ ہے کہ پیچھے کوئی تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر اونچا رہے بلکہ قریب قریب بیٹھنے کے رہے اور گھٹنے کھڑے کرکے پاؤں قبلہ کی طرف کرے اور رکوع سجدے کے لیے سر جھکا کر

اشارے سے نماز پڑھے۔

اگر اس طرح بھی لیٹ کر نماز نہ پڑھ سکے تو بالکل چت (سیدھا) لیٹ جائے، لیکن سَر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دے تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے۔

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام میں نماز کی کتنی تاکید ہے کہ شدید بیماری میں بھی نماز معاف نہیں۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: کن اعذار کی وجہ سے نمازی سے قیام ساقط ہوجاتا ہے؟

سوال نمبر2: اگر بیمار آدمی بیٹھ کر نماز پڑھے تو بیٹھنے کی کیفیت کیا ہوگی؟

سوال نمبر3: اگر بیمار آدمی بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو کیسے نماز پڑھے گا؟

سجدہ تلاوت کا بیان

قرآن کریم میں (14) چودہ مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے، خواہ بلا ارادہ کان میں پڑ جائے، اسے ''سجدہ تلاوت'' کہتے ہیں۔

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سجدہ میں جائے، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے، سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سر اٹھالے، اگر بیٹھے بیٹھے سجدہ میں چلا گیا تو بھی کوئی حرج نہیں، سجدہ تلاوت کے بعد سلام نہیں پھیرنا۔

متفرق مسائل

① سجدہ تلاوت کے لیے باوضو ہونا شرط ہے۔

② تلاوت کرنے والے کے لیے بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی تلاوت کو آہستہ پڑھے تاکہ سننے والا سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہو۔

③ آیت سجدہ پڑھ کر فوراً سجدہ کرنا بہتر ہے، زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

④ اگر سجدہ کی ایک ہی آیت، ایک مجلس میں دو یا زیادہ مرتبہ پڑھے یا سنے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔

⑤ اگر ایک آیت کو بار بار مختلف جگہوں میں دہرایا تو جتنی مرتبہ دہرائے گا، اتنی ہی مرتبہ سجدہ کرنا واجب ہوگا۔

⑥ جو آیت سجدہ بذریعہ ریکارڈنگ (کیسٹ یا سی ڈی وغیرہ) سنی گئی ہو اس کے سننے والے پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

⑦ اگر استاذ آیتِ سجدہ پڑھائے اور اسی آیت کو پھر شاگرد پڑھے تو ہر ایک پر دو سجدے واجب ہوں گے، ایک خود پڑھنے کا دوسرا سننے کا۔

⑧ سجدہ تلاوت میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے ساتھ اس دعا کو بھی پڑھ لے تو اچھا ہے:

سَجَدَ وَجْهِی لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ شَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ(۱)

⑨ تراویح میں امام نے آیت سجدہ پڑھی مگر سجدہ کرنا بھول گیا تو اس کی درج ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں:

(الف) رکوع میں سجدہ کی نیت کر لی تو بھی کفایت ہو جائے گی۔

(ب) اگر رکوع میں سجدہ کی نیت نہ کر سکے تو اگر آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھی ہوں تو نماز کے سجدہ میں ہی سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔

(ج) اور اگر آیت سجدہ کے بعد تین سے زائد آیتیں پڑھ لی ہوں تو سجدہ کا وقت ختم ہو گیا، اب صرف استغفار کرے۔(۲)

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، باب سجود القُرآن.

(۲) فتاویٰ محمودیہ۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: اگر کسی شخص نے ایک ہی مجلس میں سجدہ کی ایک ہی آیت کئی مرتبہ پڑھی یا سنی تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

سوال نمبر2: اگر کوئی شخص ایک آیت کو بار بار مختلف جگہوں میں دہرائے تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

سوال نمبر3: اگر استاذ آیتِ سجدہ پڑھائے اور اسی آیت کو شاگرد پڑھے تو ہر ایک پر کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

سوال نمبر4: اگر تراویح میں امام نے آیتِ سجدہ پڑھی مگر سجدہ کرنا بھول گیا تو کیا حکم ہوگا؟

سوال نمبر5: کیا سجدہ تلاوت میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں؟

خالی جگہیں پُر کریں:

1. سجدہ تلاوت کے لیے۔۔۔۔۔۔۔ہونا شرط ہے۔
2. قرآن کریم میں۔۔۔۔مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے سے سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے۔
3. آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرنے میں تاخیر کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔
4. اگر آیتِ سجدہ ریکارڈنگ کے ذریعہ سنی جائے تو سجدہ تلاوت۔۔۔۔۔۔۔نہ ہوگا۔

سجدہ سہو کا بیان

''سہوٗ'' کے معنی ہیں بھول جانا، بھولے سے نماز میں جو کمی یا زیادتی ہو جاتی ہے ان میں سے بعض غلطیاں ایسی ہیں کہ ان کو دور کرنے کے لیے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں، ان سجدوں کو سجدہ سہو کہا جاتا ہے۔

سجدہ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟

① کسی واجب کے چھوٹ جانے سے۔

② کسی واجب یا فرض میں تاخیر ہو جانے سے۔

③ کسی فرض کو مقدم (پہلے) کر دینے سے۔

④ کسی فرض کو مکرر کر دینے سے مثلاً دو رکوع کر لیے۔

⑤ کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے مثلاً بلند آواز سے قرات کے بجائے آہستہ آواز میں قراءت کرنا۔

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں التحیات پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیے جائیں، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرا جائے۔

متفرق مسائل

① فرض، واجب، سنت، نفل تمام نمازوں میں سجدہ سہو کا حکم یکساں ہے۔

② جان بوجھ کر واجب چھوڑنے سے، سجدہ سہو کے ذریعے کمی پوری نہیں ہوگی بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

③ اگر نماز میں کئی ایسی باتیں ہوگئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سہو کافی ہے۔

④ چار رکعت فرض یا سنت موکدہ اور وتر کے پہلے قعدہ میں بھول کر درود شریف پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب ہے۔

⑤ اگر تراویح میں حافظ صاحب قرات کے درمیان بلاعذر تین مرتبہ سُبحَانَ رَبِّيَ الاَعلٰی کی مقدار خاموش رہے تو سجدہ سہو واجب ہے۔

⑥ اگر وتر کی تیسری رکعت میں بھول سے دعائے قنوت پڑھنے سے رہ گئی تو آخر میں سجدہ سہو کرے۔

⑦ تین مرتبہ سُبحَانَ رَبِّيَ الاَعلٰی کی مقدار سوچنے میں لگائی کہ کون سی سورت پڑھی جائے یا کچھ اور سوچتا رہا تو سجدہ سہو کیا جائے گا۔

⑧ مقتدی کے ذمہ اپنی غلطی کی وجہ سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا، البتہ اگر اس کی کچھ رکعتیں رہ گئی تھیں اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد نماز مکمل کرنے کے دوران غلطی ہوئی تو سجدہ سہو کرے۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: سجدہ سہو کا کیا معنی ہے؟

سوال نمبر2: سجدہ سہو کن چیزوں سے لازم ہوتا ہے؟

سوال نمبر3: سجدہ سہو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

سوال نمبر4: اگر کوئی شخص نماز میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کی مقدار سوچتا رہا کہ کون سی سورت پڑھی جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

سوال نمبر5: اگر تراویح میں حافظ صاحب بلا عذر تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کی مقدار خاموش رہیں تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

سوال نمبر6: اگر مقتدی سے دورانِ نماز کوئی غلطی ہو جائے تو اُس پر سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

جمعہ کی نماز کا بیان

جمعہ کا دن ہفتے کے تمام دنوں کا سردار ہے، احادیث مبارکہ میں اس دن کے بہت سے فضائل آئے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن افضل ترین دنوں میں سے ہے، اس دن بہت سے اہم اور عظیم واقعات پیش آئے ہیں۔

جمعہ کی نماز کی اہمیت

بلا عذر نمازِ جمعہ کا چھوڑنا ناجائز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بلا عذر تین جمعہ سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے چھوڑ دے گا تو اللہ تعالی اس کے دل پر مہر لگا دے گا (پھر وہ نیک عمل کی توفیق سے محروم ہی رہے گا)۔(۱)

نمازِ جمعہ کی تعدادِ رکعات

جمعہ کی دو رکعتیں فرض ہیں، نماز سے پہلے چار سنتیں اور نماز کے بعد چار رکعت اور پھر دو رکعت پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

جمعہ کی نماز کس پر فرض ہے؟

نمازِ جمعہ ہر اس مسلمان مرد پر فرض ہے جو آزاد، بالغ، سمجھ دار، تندرست اور مقیم ہو۔

---

(۱) مشکوة المصابیح ، باب وجوب الجمعة.

نمازِ جمعہ کی شرائط

نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کے لیے پانچ شرائط ہیں:

① شہر یا شہر کے قائم مقام بڑے گاؤں کا ہونا، نیز شہر کے وہ مضافاتی علاقے جن سے شہر کی ضروریات متعلق ہوں، وہ بھی شہر کے حکم میں ہیں البتہ چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں۔

② ظہر کا وقت ہونا۔

③ نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا۔

④ جماعت یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین آدمیوں کا ہونا۔

⑤ نماز جمعہ کی جماعت میں شرکت کی عام اجازت ہونا۔

خطبہ کے دوران کن چیزوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے؟

خطبہ خاموشی سے سنے اور ہر وہ کام جس سے خطبہ سننے میں خلل واقع ہو، مکروہ ہے، مثلاً باتیں کرنا، سنت یا نفل نماز شروع کرنا، کھانا پینا، بات کرنے والے کو خاموش کرنا، سلام کرنا، سلام یا کسی بات کا جواب دینا، قرآن مجید یا تسبیح وغیرہ پڑھنا، اپنے جسم، کپڑوں یا چٹائی وغیرہ سے کھیلنا وغیرہ وغیرہ۔ خطبہ کے دوران ان تمام چیزوں سے بچنا چاہیے۔

متفرق مسائل

① خطبہ عربی زبان میں ہو، عربی کے علاوہ کسی بھی زبان میں خطبہ دینا مکروہ ہے۔

② نماز جمعہ کے لیے بعد میں آنے والے گردنیں پھلانگ کر آگے نہ جائیں۔

③ جمعہ کے دن پہلی اذان کے بعد خرید و فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

جمعہ کے دن کے آداب

جمعہ کے دن کے چند آداب یہ ہیں:

① جمعہ کی تیاری جمعرات سے شروع کر دینی چاہیے۔

② اہتمام سے غسل کرنا۔

③ ناخن تراشنا۔

④ مسواک کرنا۔

⑤ صاف ستھرے کپڑے پہننا۔

⑥ خوشبو استعمال کرنا۔

⑦ مسجد جلدی جانا۔

⑧ نمازِ جمعہ کے لیے پیدل جانا۔

⑨ جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرنا۔

⑩ جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنے اور دعا کا اہتمام کرنا، خاص طور پر عصر اور مغرب کے درمیان۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر 1: جمعہ کس پر فرض ہے اور جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کے لیے کیا شرائط ہیں؟

سوال نمبر 2: کیا خطبہ جمعہ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں دیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر 3: جمعہ کے دن کون سی اذان پر خرید و فروخت منع ہو جاتی ہے؟

سوال نمبر 4: جمعہ کے دن کے آداب کیا ہیں؟

تراویح کا بیان

جس رات رمضان المبارک کا چاند نظر آئے اس رات سے عید کا چاند نظر آنے تک بیس رکعات نماز تراویح پڑھنا مرد وعورت دونوں کے لیے سنت موکدہ ہے، مرد مسجد میں اور عورت گھر میں تراویح کی نماز پڑھیں۔

نماز تراویح کا وقت

نماز تراویح عشا کی نماز کے بعد سے صبح صادق تک پڑھ سکتے ہیں، تراویح کی نماز وتر سے پہلے پڑھنی چاہیے۔

نماز تراویح کا طریقہ

تراویح بیس رکعات دس سلاموں کے ساتھ پڑھنا سنت ہے، یعنی دُو دُو رکعت کی نیت کرے، ہر چار رکعات کے بعد تھوڑی دیر وقفہ کرنا مستحب ہے، اس موقع پر ذکر اور دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں، بعض فقہا نے اس وقت درج ذیل دعا بھی تجویز کی ہے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَنَامُ و لا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ نَسْتَغْفِرُ اللهَ وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔ (1)

---

(1) فتاویٰ شامی۔

متفرق مسائل

① تراویح سے متعلق دو باتیں سنت ہیں:

(الف) تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا۔

(ب) رمضان المبارک کی ہر رات میں تراویح کی نماز پڑھنا۔

لہٰذا پورے مہینہ میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرے، اگر قرآن کریم رمضان المبارک کے مہینہ ختم ہونے سے پہلے مکمل ہو گیا تو باقی راتوں میں بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت موکدہ ہے۔

② کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔

③ بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے، جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں، ایسا کرنا مکروہ ہے، شروع رکعت سے شریک ہو کر قرآن کریم کی تلاوت سننا چاہیے۔

④ جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لیے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر تراویح نہیں پڑھیں گے تو اس سنت کو چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔

⑤ اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعات رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی نماز مکمل کرے۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: تراویح پڑھنے کا حکم کیا ہے؟

سوال نمبر2: تراویح میں ہر چار رکعات کے بعد وقفہ میں کیا کرنا چاہیے؟

سوال نمبر3: تراویح سے متعلق سنت کتنی چیزیں ہیں؟

سوال نمبر4: اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے اس کے لیے تراویح کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟

سوال نمبر5: اگر کوئی شخص ابتدا سے امام کے ساتھ تراویح میں شریک نہ ہو سکا ہو اور امام وتر شروع کر دے تو وہ شخص کیا کرے گا؟

عید کی نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے سال میں دو خوشی کے تہوار مقرر کیے ہیں:

① عید الفطر ② عید الاضحیٰ۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے ان دونوں دنوں کی ابتدا نماز سے ہوتی ہے۔

عید کی نماز کا حکم

دونوں عیدوں کی نماز پڑھنا واجب ہے۔

عید کی نماز کس پر واجب ہے؟

جن لوگوں پر جمعہ کی نماز واجب ہے، انہیں پر عید کی نماز بھی واجب ہے، اور جو شرائط جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں۔

صدقہ فطر

صاحب نصاب مسلمان پر زکوۃ کے علاوہ صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے، بہتر ہے کہ عید الفطر کی نماز سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

عید کی نماز کا وقت

عیدین کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد، اشراق کے وقت سے لے کر زوال تک باقی رہتا ہے، البتہ عید الاضحیٰ کی نماز جلدی اور عید الفطر کی نماز عید الاضحیٰ کی بنسبت

کچھ دیر سے پڑھنا مستحب ہے۔

عید کی نماز کا طریقہ

دونوں عیدوں کی نماز دو، دو رکعت ہے، ان دونوں نمازوں کے لیے اذان اور تکبیر نہیں، پہلے نیت کرلیں (نیت کا تعلق ویسے تو دل سے ہے، لیکن اگر زبان سے کہے تو یوں کہے) کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں، پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں، پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں، پھر امام تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرے اور رکعت پوری کرے۔

دوسری رکعت کے لیے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قراءت کرے، قراءت سے فارغ ہو کر تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، چوتھی مرتبہ بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور نماز پوری کریں۔

عید کی نماز کے بعد خطبہ

نماز کے بعد امام کھڑے ہو کر خطبہ دے، یہ خطبہ سننا بھی واجب ہے، عیدین میں بھی جمعہ کی طرح دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

عید کے دن کی سنتیں اور مستحبات

عید کے دن مندرجہ ذیل کام کرنا بہتر ہے:

① غسل اور مسواک کرنا۔

② اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا۔

③ خوشبو لگانا۔

④ پیدل جانا، عید الفطر میں عید گاہ کی طرف آہستہ آواز میں اور عید الاضحیٰ میں بلند

آواز سے تکبیر تشریق کہتے ہوئے جانا مستحب ہے۔۔

⑤ عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا اور صدقۂ فطر ادا کرنا۔

⑥ عیدالاضحیٰ میں نماز کے بعد آکر اپنی قربانی کے گوشت سے کھانے کی ابتدا کرنا۔

تکبیراتِ تشریق

یومِ عرفہ (9 ذوالحجہ) کی نمازِ فجر کے بعد سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد "تکبیراتِ تشریق" کہنا واجب ہے۔

تکبیراتِ تشریق یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

البتہ مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے یہ تکبیر پڑھیں، نیز اگر جماعت کے بغیر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تب بھی یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے۔

عید کی نماز میں تاخیر سے شریک ہوا؟

اگر کوئی شخص نمازِ عید میں ابتدا سے شریک نہیں تو اب اگر امام تکبیرات کہہ چکا ہو لیکن ابھی رکوع میں نہیں گیا تو خود سے تکبیر کہہ دے، اور اگر امام رکوع میں جا چکا ہو تو امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے، اگر رکوع میں بھی نہ کہہ پائے تو تکبیر چھوڑ دے اور نماز ہو جائے گی۔

اگر پہلی رکعت نکل گئی ہو تو امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر جیسے مسبوق اپنی نماز مکمل کرتا ہے اس طرح رکعت پوری کرے، البتہ پہلے قراءت کرے، پھر تکبیرات کہے۔(۱)

---

(۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر 1: عید کی نماز کا کیا حکم ہے؟ اور عید کی نماز کس پر واجب ہے؟

سوال نمبر 2: عید کی نماز کا وقت کیا ہے؟

سوال نمبر 3: عید کی نماز میں کتنی تکبیر زائد ہوتی ہیں؟

سوال نمبر 4: عید کے دن کی سنتیں اور مستحبات بیان کریں۔

سوال نمبر 5: اگر کوئی شخص عید کی نماز میں امام کے ساتھ پہلی رکعت میں پاتا ہے جبکہ امام تکبیرات کہہ چکا ہو تو وہ کیا کرے گا؟

خالی جگہیں پُر کریں:

1. عید کی نماز کے بعد دیئے جانے والے خطبہ کو سننا ------- ہے۔
2. تکبیراتِ تشریق یومِ عرفہ کی ------ سے لے کر تیرہویں تاریخ کی ------- تک ہر فرض نماز کے بعد کہنا واجب ہے۔
3. عید الاضحیٰ کی نماز ------- پڑھنا اور عید الفطر کی نماز عید الاضحیٰ کی بنسبت کچھ ------- سے پڑھنا مستحب ہے۔
4. تکبیراتِ تشریق اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے بھی ------- ہے۔

فرض نمازوں کے علاوہ مخصوص اوقات اور احوال پر پڑھی جانے والی دیگر نمازوں کا بیان

سنت

فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں کچھ رکعات پڑھنا مسنون ہے، ان میں سے کچھ سنتیں وہ ہیں جن کی تاکید آئی ہے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا اہتمام زیادہ کرتے تھے، انہیں ''سنت مؤکدہ'' کہا جاتا ہے، اس کے علاوہ دیگر سنتوں کو ''سنت غیر مؤکدہ'' کہا جاتا ہے۔

سنت مؤکدہ

فرض نمازوں کے ساتھ دن رات میں 12 رکعات پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، جو کہ درج ذیل ہیں:

① فجر کی فرض سے پہلے دو رکعت۔
② ظہر کی فرض سے پہلے چار رکعت۔
③ ظہر کے فرض کے بعد دو رکعت۔
④ مغرب کے بعد دو رکعت۔
⑤ عشا کے بعد دو رکعت۔

اس کے علاوہ نمازِ جمعہ سے پہلے چار رکعات اور جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھنا بھی سنت مؤکدہ ہے، نیز جمعہ کے بعد کی چار رکعت کے بعد مزید دو رکعت بھی پڑھنی چاہیے۔

سنت غیر موٴکدہ

① ظہر کی دوسنتوں کے بعد دو رکعت۔

② نمازِ عصر سے پہلے چار رکعت۔

③ عشا سے پہلے چار رکعت۔

④ عشا کی دوسنتوں کے بعد دو رکعت۔

نوافل

تہجد

رات کے آخری حصے میں نیند سے بیدار ہوکر نماز پڑھنا تہجد کی نماز ہے، آٹھ رکعات پڑھنا سنت ہے، وقت تنگ ہوتو دو رکعت کم از کم پڑھ لینی چاہیے۔

احادیث میں تہجد کی نماز پڑھنے کی بہت زیادہ ترغیب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر امت کے تمام صالحین تہجد کی نماز کا اہتمام کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہجد پڑھا کرو، وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہوگے۔(۱)

اگر رات کو اٹھنا مشکل ہوتو وتر کی نماز سے پہلے تہجد کی نیت سے دو رکعات پڑھ لے، اور رات کو اٹھنے کی کوشش کرے، نیز سونے سے پہلے تہجد کی نیت سے بھی نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔

اشراق

سورج نکلنے کے تقریباً پندرہ منٹ بعد پڑھی جانے والی نماز کو اشراق کی نماز کہتے ہیں، دو رکعت سے چار رکعات تک پڑھی جاسکتی ہے۔

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب التحریض علی قیام اللیل.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد نماز کی جگہ بیٹھا رہا اور اشراق کی نماز پڑھ کر وہاں سے اٹھا، درمیان میں خیر ہی کہتا رہا تو ایسے شخص کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (۱)

اگر یہ نوافل، سورج نکلنے کے بعد قدرے تاخیر سے، مگر زوال سے پہلے پڑھیں تو بعض علما اس کو ''چاشت'' کا نام دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو کوئی چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل تیار کرتے ہیں''۔

اوّابین کی نماز

مغرب کی نماز کے بعد جو نوافل ادا کیے جاتے ہیں انہیں ''صلوٰۃ الاوابین'' کہا جاتا ہے، یہ کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں، بہتر یہ ہے کہ مغرب کی دو سنتوں کے علاوہ چھ رکعات پڑھ لی جائیں، تاہم اگر وقت کم ہو تو سنتوں کے بعد دو دو کر کے مزید چار رکعات پڑھ لی جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعات اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات منہ سے نہ نکالے تو یہ چھ رکعات اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی''۔ (۲)

تحیۃ الوضو

وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، اس نماز کو 'تحیۃ الوضوٗ' کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج کی رات جنت میں سیر کر رہے تھے تو اپنے آگے

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الضحیٰ۔

(۲) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب السنن و فضائلها.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے چلنے کی آواز سنی، معراج سے واپس آنے کے بعد ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارا وہ کون سا عمل ہے کہ میں نے تمہارے چلنے کی آواز جنت میں اپنے آگے سنی؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو حسبِ توفیق نماز پڑھ لیتا ہوں۔(۱)

تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کو ''تحیۃ المسجد'' کہتے ہیں۔

بیٹھنے کے بعد بھی یاد آنے پر پڑھے تو پڑھ سکتا ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھے۔(۲)

اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد مکروہ وقت ہے تو نماز نہ پڑھے بلکہ یہ چار کلمات کہے:

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَر

اور اس کے بعد درود شریف پڑھتا رہے۔(۳)

صلوٰۃ الحاجت

جب کسی انسان کو دنیا یا آخرت کی کوئی بھی حاجت وضرورت پیش آئے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ کی تعریف کرے یا سورہ فاتحہ پڑھے، درود شریف پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡحَلِيۡمُ الۡكَرِيۡمُ ، سُبۡحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ، اَسۡئَلُكَ مُوۡجِبَاتِ رَحۡمَتِكَ ، وَ عَزَآئِمَ

---

(۱) مشكوٰة المصابيح ، كتاب الصلوٰة ، باب التطوع.

(۲) مشكوٰة المصابيح ، كتاب الصلوٰة ، باب المساجد و مواضع الصلوٰة .

(۳) فتاوی شامی ، كتاب الصلوة.

مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَ لَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (۱)

اس دعا کو پڑھنے کے بعد اپنی ضرورت کا سوال اللہ تعالی سے کرے۔

''صلوٰۃ الشکر'' شکرانے کی نماز

جس وقت کوئی بڑی نعمت حاصل ہو، یا کوئی مصیبت زائل ہو تو کم از کم دو رکعت شکرانے کی نماز پڑھنا بہتر ہے، اس نماز کا کوئی وقت مقرر نہیں، مکروہ اوقات کے علاوہ جس وقت چاہے پڑھ سکتا ہے۔

''صلوٰۃ التوبہ'' توبہ کی نماز

اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالی سے اپنے اس گناہ کو معاف کرانے کے لیے دعا کرے، اس گناہ پر شرمندہ ہو کر اسے چھوڑ دے اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔

استخارہ کی نماز

استخارہ کا معنی ہے اللہ تعالی سے اپنے کاموں میں خیر طلب کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جس طرح اہتمام کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے، اس طرح اہتمام کے ساتھ استخارہ کی نماز کی بھی تعلیم دیتے تھے۔

استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی کو کوئی جائز کام درپیش ہو اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو، یا اس میں تردد ہو کہ یہ کام کس وقت کیا جائے؟ تو استخارہ کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد اللہ تعالی کی حمد و ثنا کرے، درود شریف پڑھے اور پھر درج ذیل دعا مانگے، اس کے بعد جس طرف دل مائل ہو وہ کام کرے۔

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب التطوع۔

استخارہ کی نماز کے بعد سونا ضروری نہیں، نہ ہی اس بارے میں خواب دیکھنا ضروری ہے۔(۱)

استخارہ کی دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَ أَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لاَ أَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ ، وَ أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِیْ وَ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ، فَاقْدِرْهُ لِیْ، وَ یَسِّرْهُ لِیْ، ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِیْ وَ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ، فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِیْ بِهٖ۔

أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ کا جملہ دو جگہوں پر ہے، دونوں جگہوں پر اپنی حاجت کی طرف دھیان کرے۔

بہتر ہے کہ دوسروں کے ذریعے استخارہ کرانے کے بجائے، خود کرے۔

سفر پر روانگی کی نماز

جب کوئی شخص سفر کرنے لگے تو اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر سفر کے لیے نکلے۔

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح چار رکعت نماز ہوتی ہے، یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بطور تحفہ وعطیہ کے سکھائی، اس کی فضیلت یہ ارشاد فرمائی کہ اس کے پڑھنے سے سارے گناہ (چھوٹے بڑے) معاف ہوجاتے ہیں۔

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب التطوع.

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ: صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعات کی نیت باندھ کر پہلی رکعت میں کھڑے ہو کر ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے پندرہ مرتبہ مندرجہ ذیل تسبیح پڑھیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر قومہ میں سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر پہلے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس مرتبہ پڑھیں، پھر پہلے سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر دوسرے سجدے سے اٹھتے ہوئے اَللهُ اَكْبَرُ کہہ کر بیٹھ جائیں اور دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر بغیر اَللهُ اَكْبَرُ کہے دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں پھر اسی طرح دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت مکمل کریں۔

دوسری اور چوتھی رکعت کے قعدہ میں پہلے دس مرتبہ تسبیح پڑھیں اور پھر التحیات پڑھیں، تسبیحات کی تعداد کا نقشہ یہ ہے:

ثنا، سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع سے پہلے:	15 مرتبہ
رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کے بعد:	10 مرتبہ
قومہ میں سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد:	10 مرتبہ
پہلے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد:	10 مرتبہ
جلسہ میں:	10 مرتبہ
دوسرے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد:	10 مرتبہ
دوسرے سجدے سے اٹھ کر (جلسۂ استراحت میں):	10 مرتبہ
تسبیحات کی کل تعداد:	75 مرتبہ

اسی ترتیب سے چاروں رکعات میں تسبیح پڑھیں، اس طرح چار رکعات میں کل

تسبیحات تین سو مرتبہ ہو جائیں گی۔

دوسرا طریقہ: پہلی رکعت میں کھڑے ہو کر ثنا کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں پھر تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں، رکوع، قومہ، پہلے سجدہ، جلسہ اور دوسرے سجدے میں دس دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، اس کے بعد اللہُ اَکبَر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔

اسی ترتیب سے دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیح پڑھیں، دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں گے۔(۱)

نقشہ کی صورت میں یوں سمجھیں:

ثنا کے بعد اَعُوْذُ بِاللہ سے پہلے:	15 مرتبہ
سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد رکوع سے پہلے:	10 مرتبہ
رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد:	10 مرتبہ
قومہ میں سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد	10 مرتبہ
پہلے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد:	10 مرتبہ
پہلے سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں:	10 مرتبہ
دوسرے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد:	10 مرتبہ
تسبیحات کی کل تعداد:	75 مرتبہ

دوسرے سجدہ کے بعد اللہُ اَکْبَر کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔

اسی ترتیب سے باقی رکعات ادا کریں۔

فائدہ

① یہ دونوں طریقے صحیح اور قابلِ عمل ہیں، جو طریقہ آسان معلوم ہو اس کو اختیار کیا جائے اور یہ بھی مناسب ہے کہ کبھی ایک طریقہ اور کبھی دوسرے طریقے سے پڑھا جائے۔

---

(۱) سنن الترمذی، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح.

② اس نماز کو روزانہ پڑھنا چاہیے، یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو یعنی ہفتہ میں ایک مرتبہ پڑھنا چاہیے، یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینی چاہیے۔

③ ان تسبیحات کو زبان سے ہرگز نہ گنے، زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی، بہتر یہ ہے کہ دل ہی دل میں شمار کرے، اگر مشکل ہو تو انگلیاں جس طرح اپنی جگہ رکھی ہیں ویسی ہی رہیں اور ہر تسبیح پر ایک ایک انگلی کو اسی جگہ دباتے رہیں اور ذہن میں گنتی شمار کرلیں۔

سورج گرہن کی نماز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ سورج اور چاند گرہن اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہے، اس سے مقصود بندوں کو اللہ کا خوف دلانا ہے، جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو چنانچہ جب سورج گرہن ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے، اگر حاضرین میں مسجد کے امام بھی موجود ہوں تو یہ نماز جماعت سے پڑھ لینی چاہیے۔

نماز کے بعد دعا میں اس وقت تک مصروف رہے جب تک گرہن ختم نہ ہو۔

چاند گرہن کی نماز

چاند گرہن کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے، مگر اس نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مسنون نہیں۔

”صلوٰۃ الاستسقاء“ یعنی بارش طلب کرنے کی نماز

اگر بارش نہ ہو رہی ہو جس کی وجہ سے کھیتیاں خراب ہو رہی ہوں کوئی اور نقصان پہنچ رہا ہو اور بارش کی ضرورت ہو تو اس کے لیے ”صلوٰۃ الاستسقاء“ ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ شہر کے تمام چھوٹے بڑے مسلمان شہر سے باہر عیدگاہ یا کسی وسیع میدان میں جمع ہو جائیں، پورے اخلاص اور سچے دل سے توبہ کریں، پھر اس کے بعد دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں۔ سلام پھیرنے کے بعد جمعہ کی طرح دو خطبے ہوں پھر

اجتماعی دعامانگیں۔

نماز کے بعد سجدہ

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ میں چلے جاتے ہیں، ایسا کرنا درست نہیں، البتہ اگر کوئی تنہائی میں کبھی کبھار نماز کے بعد نماز کی جگہ سے ہٹ کر سجدہ کرے اور اسے سنت یا مستحب نہ سمجھے تو جائز ہے۔(۱)

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر1: سنتِ مؤکدہ سے کیا مراد ہے؟ اور دن رات میں کتنی رکعات پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے؟

سوال نمبر2: اشراق، چاشت اور اوّابین کے اوقات کیا کیا ہیں؟ مختصراً بیان کریں۔

سوال نمبر3: تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کب پڑھی جاتی ہے؟

سوال نمبر4: صلاۃ الحاجۃ کب پڑھی جاتی ہے؟

سوال نمبر5: صلاۃ الشکر اور صلاۃ التوبہ کیوں پڑھی جاتی ہے؟

سوال نمبر6: استخارہ کی نماز سے کیا مراد ہے؟ اور اس کی دعا کیا ہے؟

سوال نمبر7: صلاۃ التسبیح میں کون سی تسبیح پڑھی جاتی ہے؟

سوال نمبر8: صلاۃ التسبیح میں تسبیحات کو زبان سے گنا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر9: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کب ادا کی جاتی ہے؟ اور یہ نمازیں جماعت سے پڑھی جائیں گی یا نہیں؟

سوال نمبر10: نمازِ تہجد کسے کہتے ہیں؟

---

(۱) فتاویٰ محمودیہ۔

نماز جنازہ اور میت کے احکام کا بیان

بیمار کی عیادت

اسلام میں مریض کی عیادت کا بہت ثواب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عیادت اگر صبح کے وقت کرے تو شام تک اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی عمر اور اس کی زندگی کے بارے میں امید پیدا کرنے والی باتیں کرو اس طرح کی باتیں، کسی ہونے والی چیز کو تو رد نہیں کرسکیں گی، لیکن اس سے اس کا دل خوش ہوگا (اور یہی عیادت کا مقصد ہے)۔

مریض کے پاس شور شرابہ نہ کرے، زیادہ دیر نہ بیٹھے اور اس کے لیے یہ دعائیہ کلمات کہے:

اَسْاَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ
لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللهُ

جب مریض کی زندگی سے مایوسی ہوجائے تو اہل خانہ ایسے قریب المرگ شخص کو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کریں۔

تلقین کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے سامنے، زور سے کلمہ طیبہ کا ورد کیا جائے تاکہ مریض بھی سن کر دہرالے، اس حالت میں مریض کو حکم دے کر پڑھنے کو نہ کہا جائے، نیز مریض

اگر ایک بار پڑھ لے تو بار بار تلقین نہ کی جائے (احکامِ میت)

نیز قریب المرگ شخص کے پاس سورہ یاسین پڑھنا بھی روح نکلنے میں آسانی کا باعث ہے۔

میت کے احکام

جب کوئی شخص مرجائے تو اس کے آخری حقوق یہ ہیں:

① غسل ② کفن

③ نماز جنازہ ④ دفن

ا۔ غسل

سب سے پہلے میت کو غسل دیا جاتا ہے، بہتر یہ ہے کہ میت کے قریب ترین رشتہ دار اسے خود نہلائیں، کوئی دوسرا شخص بھی نہلا سکتا ہے لیکن مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے، جو ضروری مسائل سے واقف اور دین دار ہو، غسل دینے والا باوضو ہو تو بہتر ہے۔

طریقۂ غسل

کسی تختے کو پاک کر کے چاروں طرف کسی خوشبودار چیز کی دھونی طاق عدد میں دی جائے، پھر مردے کو اس پر لٹا دیا جائے کہ قبلہ اس کے دائیں طرف ہو، اگر موقع نہ ہو اور کچھ مشکل ہو تو جس طرف چاہے لٹا دیا جائے، پھر میت کے بدن کے کپڑے چاک کر لیے جائیں، اور ایک موٹے کپڑے کا تہ بند اس کے ستر پر ڈال کر اندر ہی اندر سے میت کے کپڑے اتار لیے جائیں، یہ تہ بند ناف سے پنڈلی تک ہونا چاہیے۔

غسل شروع کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن کر مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجا کرایا جائے، پھر پانی سے پاک کیا جائے، پھر وضو کرایا جائے، لیکن اس میں نہ کلی کرائی جائے، نہ ہی ناک میں پانی ڈالا جائے اور نہ پہنچوں تک ہاتھ دھلائے جائیں، بلکہ تین مرتبہ روئی کا پھایا تر کر کے ہونٹوں، دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دیا جائے،

اسی طرح ناک کے دونوں سوراخوں کو روئی کے پھائے سے صاف کر دیا جائے، پھر ناک، کان اور منہ میں روئی رکھ دی جائے تاکہ وضو اور غسل کراتے وقت پانی اندر نہ جائے۔ پھر وضو کرایا جائے، وضو کرانے کے بعد میت کے سر کو اور اگر مرد ہے تو ڈاڑھی کو گلِ خیرو یا صابن یا کسی صفائی والی چیز سے مل کر دھو یا جائے۔

پھر اسے بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی تین مرتبہ سر سے پیر تک اتنا ڈالا جائے کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پہنچ جائے، پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک اتنا پانی ڈالا جائے کہ نیچے کی جانب دائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

اس کے بعد میت کو اپنے بدن سے ٹیک لگا کر ذرا بٹھا دیا جائے اور اس کے پیٹ کو اوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ ملا جائے، اگر گندگی وغیرہ نکلے تو اس کو صاف کر کے دھو دیا جائے، گندگی کے نکلنے کے بعد وضو اور غسل دوبارہ کرانے کی ضرورت نہیں، اس کے بعد پھر اسے بائیں کروٹ پر لٹایا جائے اور کافور ملا ہوا پانی دائیں کروٹ پر سر سے پاؤں تک تین مرتبہ اتنا ڈالا جائے کہ نیچے بائیں کروٹ بھی خوب تر ہو جائے، پھر دوسرا دستانہ پہن کر سارا بدن کسی کپڑے سے خشک کر کے تہ بند بدل دیا جائے، پھر چارپائی پر کفن کے کپڑے بچھا کر میت کو غسل کے تختے سے اٹھا کر کفن کے اوپر لٹا دیا جائے اور ناک، کان اور منہ سے روئی نکال دی جائے، میت کو ناف سے لے کر زانوں تک دیکھنا جائز نہیں، ایسی جگہ (بلا دستانہ) ہاتھ لگانا بھی ناجائز ہے، میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرانے والے کو خود بھی غسل کر لینا مستحب ہے۔

۲۔ کفن

غسل دینے کے بعد میت کو کفن دیا جاتا ہے، کفن کا کپڑا اسی حیثیت کا ہونا چاہیے جیسا کپڑا مردہ اکثر اپنی زندگی میں استعمال کرتا تھا، مرد و عورت دونوں کے لیے سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے۔

مرد کے لیے سنت کفن تین کپڑے ہیں اور عورت کے لیے پانچ کپڑے ہیں، پہلے

کفن کے کپڑوں کو تین، پانچ یا سات مرتبہ خوشبو کی دھونی دی جائے، پھر اس میں مردے کو کفنایا جائے۔

اس کے بعد میت کو جنازہ گاہ لے جاکر اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

۳۔نمازِ جنازہ

نمازِ جنازہ میں دو فرض ہیں:

(۱) چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا۔

(۲) قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہو جائے اور سب لوگ نمازِ جنازہ پڑھنے کی نیت کرلیں، نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر دونوں ہاتھ باندھ لیں، پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھیں، اس کے بعد پھر ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہیں، مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں، اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود شریف پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، پھر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہیں، اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں، اس تکبیر کے بعد میت کے اعتبار سے ان دعاؤں میں سے ایک دعا پڑھیں:

بالغ میت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ(۱)

---

(۱) سنن ترمذی، ابواب الجنائز.

نابالغ لڑکے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا (۱)

نابالغ لڑکی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیر دیں۔

اگر کسی کو نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو صرف:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

پڑھ لیں، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف چار تکبیریں کہہ دینے سے بھی نماز ہو جائے گی۔

۴۔ دفن

میت کی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اسے قبرستان لے جا کر دفنایا جاتا ہے، میت کے ساتھ قبرستان جانے کا بہت ثواب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو آدمی ایمان کی صفت کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے اور اس وقت تک جنازہ کے ساتھ رہے جب تک اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فارغ نہ ہو جائے تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوا (قیراط ایک سکہ ہے)، جن میں سے ہر قیراط اُحد کے پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو آدمی صرف نمازِ جنازہ پڑھ کر واپس آ جائے، دفن ہونے تک ساتھ نہ رہے تو وہ ثواب کا (ایسا ہی) ایک قیراط لے کر واپس ہوگا۔

میت کو قبر میں رکھ کر اس کو داہنے پہلو پر قبلہ رو کر دینا مسنون ہے۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہے۔ قبر میں مٹی ڈالتے وقت سرہانے کی طرف سے ابتدا کرنا بہتر ہے، ہر شخص تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر پر

---

(۱) فتح القدير ، كتاب الصلاة، باب الجنائز.

ڈالے، پہلی مرتبہ مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ، دوسری مرتبہ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ اور تیسری مرتبہ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً أُخۡرٰى پڑھے۔ مٹی ڈالنے کے بعد قبر پر پانی چھڑک دینا بہتر ہے۔

اس کے بعد قبر کے سرہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات مُفۡلِحُوۡنَ تک اور پائنتی کی طرف سورہ بقرہ کی آخری آیات آمَنَ الرَّسُوۡلُ سے ختم سورت تک پڑھنا مستحب ہے۔

میت کے اہل خانہ سے تعزیت کرنا

تعزیت کا معنی ہے میت کے اہل خانہ کو تسلی دینا اور ان کو صبر کی تلقین کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت (تسلی) کی، اس کے لیے ایسا ہی اجر وثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کے لیے ہے۔(۱)

جس گھر میں موت واقع ہوئی ہو ان کے ہاں تیسرے دن تک ایک بار تعزیت کے لیے جانا مستحب ہے، تین دن کے بعد تعزیت کرنا پسندیدہ نہیں، لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا جس کے پاس تعزیت کے لیے جانا تھا، سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ نہیں۔

تعزیت کے وقت مندرجہ ذیل کلمات کہنا مستحب ہے:

أَعۡظَمَ اللهُ أَجۡرَكَ وَأَحۡسَنَ اللهُ عَزَائَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ

گھر کے باہر تعزیت کرنے والوں کے لیے کوئی جگہ مقرر کرنا صحیح ہے بشرط یہ کہ آنے جانے والوں کا راستہ نہ رکے۔

قبرستان جانا

زیارت قبور کے لیے مردوں کا قبرستان جانا مستحب ہے، بہتر یہ ہے کہ ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ قبرستان جایا جائے، جمعہ کا دن بہتر ہے۔

قبرستان میں داخل ہونے کے بعد سب قبر والوں کی نیت کر کے ایک مرتبہ ان الفاظ

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت.

کے ساتھ سلام کیا جائے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

ایصالِ ثواب کرنا

ایصالِ ثواب (ثواب پہنچانے) کی حقیقت یہ ہے کہ کسی نے کوئی نیک کام کیا، اس پر اس کو جو کچھ ثواب ملا اس نے اپنی طرف سے وہ ثواب کسی دوسرے کو دے دیا، خواہ اس کا انتقال ہوا ہو یا وہ زندہ ہو مثلاً یوں کہے کہ یا اللہ! میرے اس عمل کا ثواب جو آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ فلاں شخص کو پہنچا دیجیے۔

لہٰذا قبرستان میں داخل ہو کر سلام کے بعد قبر کی طرف پشت کر کے اور قبلہ کی جانب منہ کر کے جتنا ہو سکے قرآن مجید پڑھ کر میت کو ثواب پہنچا دیں مثلاً سورۂ فاتحہ، سورۂ یاسین، سورۂ ملک، سورۂ تکاثر یا سورۂ اخلاص گیارہ بار یا سات بار (۱) یا جس قدر آسانی کے ساتھ پڑھا جا سکے پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دیں۔

ایصالِ ثواب اتنا آسان ہے کہ ہر شخص جس وقت، جس دن چاہے کوئی سی بھی نفلی عبادت کر کے اس کا ثواب میت کو پہنچا سکتا ہے اور ایک عبادت کا ثواب کئی لوگوں کو مشترک طور پر بھی بخشا جا سکتا ہے۔

متفرق مسائل

① میت کے لیے آنسو بہانا جائز ہے لیکن نوحہ اور ماتم کرنا جائز نہیں۔

② غسل سے پہلے میت کے پاس قرآن کریم پڑھنا درست نہیں۔

③ غسل اور کفن دفن کے سامان میں سے اگر کچھ کپڑا وغیرہ بچ جائے تو وہ یوں ہی ضائع کر دینا جائز نہیں۔

④ اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں ہو چکی ہوں تو اس

---

(۱) فتاوی شامی، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز.

کو چاہیے کہ امام کی اگلی تکبیر کا انتظار کرے، پھر جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی فوت شدہ تکبیروں کو ادا کرلے۔

۵ جنازہ کی نماز میں مستحب یہ ہے کہ حاضرین کی تین یا طاق عدد میں صفیں بنائی جائیں۔

۶ جنازہ کے ہم راہ جو لوگ ہوں ان کا بلند آواز سے دعا کرنا یا ذکر پڑھنا مکروہ ہے۔

۷ جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا مستحب ہے، اگر کوئی سواری پر ہو تو جنازہ کے پیچھے چلے۔

۸ قبر پر زینت کی غرض سے پھول ڈالنا یا پھولوں کی چادر ڈالنا، قبر پر چلنا، بیٹھنا، ٹیک لگانا، قبر کو چومنا، قبر پر قرآن مجید کی آیت یا کوئی شعر لکھنا منع ہے۔

۹ ضرورت ہو تو قبر پر علامت کے لیے کتبہ لگانا، اس پر میت کا نام اور تاریخِ وفات لکھنا جائز ہے، لیکن احتیاط اس میں ہے کہ کتبہ میت کے سرہانے سے ذرا ہٹ کر لگایا جائے۔

۱۰ زندگی میں ایک مرتبہ شبِ براءت میں قبرستان جانا اور قبرستان والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا سنت سے ثابت ہے، لیکن اس رات قبرستان میں چراغاں کرنا یا جانے کو ضروری سمجھنا خلافِ شرع ہے۔

مشق

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں:

سوال نمبر 1: بیمار کی عیادت کی فضیلت کیا ہے؟

سوال نمبر 2: بیمار کو کن الفاظ سے دعا دینی چاہیے؟

سوال نمبر 3: قریب المرگ شخص کو کلمہ کی تلقین کا کیا طریقہ ہے؟

سوال نمبر 4: مرد و عورت کے کفن میں کتنے کپڑے ہونے چاہیے؟

سوال نمبر 5: نمازِ جنازہ میں کتنے فرض ہیں؟ اور اس کا کیا طریقہ ہے؟

سوال نمبر 6: میت کو دفنانے کے لیے قبرستان جانے کی کیا فضیلت ہے؟

سوال نمبر 7: میت کو قبر میں رکھتے وقت اور اس پر مٹی ڈالتے وقت کیا کہنا چاہیے؟

سوال نمبر 8: تعزیت کا کیا معنی ہے؟

سوال نمبر 9: تعزیت کے وقت کن الفاظ کا کہنا مستحب ہے؟

سوال نمبر 10: قبرستان میں داخل ہو کر قبر والوں کو کن الفاظ سے سلام کیا جائے؟

سوال نمبر 11: ایصالِ ثواب سے کیا مراد ہے؟

خالی جگہیں پُر کریں:

1. میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرانے والے کا خود غسل کرنا۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔
2. میت کو دفنانے کے بعد قبر کے سرہانے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تک اور پائنتی کی طرف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تک پڑھنا مستحب ہے۔
3. بلا عذر۔۔۔۔۔۔۔دن کے بعد تعزیت کرنا پسندیدہ نہیں۔
4. مردوں کا قبروں کی زیارت کے لیے جانا۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔
5. نوحہ اور ماتم کے بغیر میت کے لیے آنسو بہانا۔۔۔۔۔۔۔ہے۔
6. ۔۔۔۔۔۔۔سے پہلے میت کے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں۔
7. جنازہ کی نماز میں مستحب یہ ہے کہ حاضرین کی۔۔۔۔۔۔۔عدد میں صفیں بنائی جائیں۔
8. جنازہ کے ہم راہ جو لوگ ہوں انکا بلند آواز سے دعا کرنا یا ذکر کرنا۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

وصلی اللہ وسلم علی خیر خلقہ سیدنا وحبیبنا محمد والہ وصحبہ اجمعین

آداب وحقوق کا بیان

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ دین کی تکمیل بھی فرمائی اور اس کو ہمارے لیے پسندیدہ قرار دیا۔

دین اسلام کے چند بنیادی شعبے یہ ہیں:

① ایمانیات ② عبادات

③ معاشرت ④ معاملات

⑤ اخلاق وآداب

ذیل میں زندگی گزارنے کے چند اہم آداب ذکر کیے جارہے ہیں، آداب کی اہمیت عبادات سے کم نہیں بلکہ آداب کی رعایت سے عبادات واحکام میں کمال پیدا ہوتا ہے۔

والدین کے حقوق وآداب

والدین اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہیں، وہی اولاد کے وجود کا ظاہری سبب ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں والدین کا بڑا درجہ ہے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والدین کے حقوق کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''والدین تمہاری جنت یا دوزخ ہیں''، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم والدین کا ادب واحترام کرو اور ان کے حقوق ادا کرو تو یہ تمہارے لیے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں اور اگر تم والدین کا ادب واحترام نہ کرو، ان کے حقوق ادا نہ کرو تو یہ تمہارے لیے جہنم میں جانے کا ذریعہ ہیں۔

اسلام نے والدین کے سلسلہ میں جو ہدایات دیں ان میں سے چند یہ ہیں:

① ماں باپ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے یہاں تک کہ ''اُف'' تک نہیں کہنا چاہیے۔

② ان کے ساتھ تواضع سے پیش آنا چاہیے اور بات بھی نرمی سے کرنی چاہیے۔

③ جائز کاموں میں ان کی بات ماننا ضروری ہے، البتہ وہ کسی گناہ کا حکم دیں، تو پھر ان کی بات نہیں مانی جائے گی، مگر اچھا برتاؤ اس حالت میں بھی برقرار رکھا جائے گا۔

④ ماں باپ کو نام سے نہیں پکارنا چاہیے۔

⑤ ماں باپ کے آگے نہیں چلنا چاہیے، ہاں! اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ہو، جیسے راستہ دکھانا وغیرہ تو کوئی حرج نہیں ہے۔

⑥ اگر کہیں بیٹھنا ہو تو والدین سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہیے۔

⑦ ماں باپ کے ملنے جلنے والوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

⑧ والدین کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی ان کا حق ہے کہ ان کے لیے دعاء، استغفار، ایصالِ ثواب اور صدقہ خیرات کرتے رہنا۔

⑨ والدین کی قبر پر جانا، حدیث میں ہے کہ جو جمعہ کے دن اپنے والدین کی قبر پر جائے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔(۱)

نوٹ: واضح رہے کہ قبرستان جانے کی بات، مَردوں کے لیے ہے عورتیں گھر بیٹھے ہی دعا، ایصالِ ثواب کرتی رہیں۔

فائدہ: والدین کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کا حق بھی شریعت نے بتایا ہے، رشتہ داروں سے مراد، بھائی بہن، نانا/ نانی، دادا/ دادی، چچا/ چچی، ماموں/ ممانی، خالہ/ خالو وغیرہ، پھر شادی کے بعد سسرالی رشتہ داروں کا اضافہ ہوجاتا ہے۔

ان کا سب سے اہم حق یہ ہے کہ ان سے تعلق رکھا جائے، ان کی طرف سے کسی قسم کی زیادتی وغیرہ کی صورت میں بھی یہ جائز نہیں کہ ان سے رشتہ ناتہ توڑ دیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''رشتہ جوڑنے والا وہ نہیں جو برابر کا معاملہ کرے، بلکہ حقیقی رشتہ جوڑنے والا تو وہ ہے جس سے اگر رشتہ توڑا جائے پھر بھی وہ جوڑ رکھے''۔

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور.

پڑوسیوں کے حقوق وآداب

جولوگ ہمارے آس پاس گھروں میں رہتے ہیں ان کو پڑوسی کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پڑوسیوں کے بھی حقوق بیان کیے ہیں، پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنے سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ملتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک رکھے (۱)، جس کے پڑوسی اس کی شرارت سے محفوظ نہ ہوں وہ کامل مؤمن نہیں (۲)، حضرت جبرئیل علیہ السلام ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑوسیوں کے بارے میں تاکید کرتے تھے۔ (۳)

پڑوسیوں کے چند حقوق یہ ہیں:

① اس کو کسی طرح تکلیف نہ پہنچائی جائے۔

② پڑوسی مریض ہو تو اس کی عیادت کی جائے۔

③ اگر پڑوسی کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔

④ اگر قرض مانگے تو قرض دینا چاہیے۔

⑤ اگر اس سے کوئی بُرا کام ہو جائے تو اس کو چھپائے۔

⑥ اگر اس کے ہاں کوئی خوشی ہو تو اس کو مبارک باد دے۔

⑦ اگر کچھ پکائیں تو اس کے گھر بھیجنا چاہیے۔

⑧ پڑوسی اگر تکلیف پہنچائے تو اس پر صبر کرنا چاہیے۔

⑨ اگر پڑوسی کے گھر میں کوئی غمی کی بات ہوئی ہو تو اپنے گھر میں خوشی نہیں کرنی چاہیے۔

⑩ پڑوسی کے گھر کے سامنے کچرا نہیں ڈالنا چاہیے۔

---

(۱)صحیح مسلم ، کتاب الایمان.

(۲)صحیح بخاری ، کتاب الادب.

(۳)مسند احمد.

کھانے پینے کے آداب

① کھانا شروع کرنے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونا، کیونکہ اس سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

② بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلیٰ بَرَکَۃِ اللّٰہ پڑھ کر کھانا۔

③ کھانا شروع کرتے وقت اگر بسم اللہ پڑھنا بھول گئے ہوں تو جب یاد آجائے تو بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ پڑھ لینا چاہیے۔

④ دستر خوان بچھا کر کھانا۔

⑤ بہتر ہے کہ دستر خوان پر اگر بڑے موجود ہوں تو کھانا ان سے پہلے شروع نہ کرے۔

⑥ دائیں ہاتھ سے کھانا، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔

⑦ کھانا کھاتے وقت تواضع والی ہیئت پر بیٹھنا چاہیے، ٹیک لگا کر اور کھڑے ہو کر کھانا نہ کھایا جائے۔

⑧ کھانے کے لیے بیٹھنے کی تین صورتیں مسنون ہیں:

(الف) دونوں زانو (گھٹنے) کھڑے ہوں اور ٹیک پاؤں کے ذریعہ زمین پر ہو۔

(ب) پنجوں کے بل بیٹھ کر سرین کو پاؤں کی ایڑھی پر رکھے۔

(ج) دائیں گھٹنا کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھے۔

اس کے علاوہ تشہد کی ہیئت کی طرح دوزانو بھی بیٹھ سکتے ہیں، اس طرح بیٹھنے میں تواضع بھی ہے اور اس سے مجلس میں زیادہ لوگوں کی بھی گنجائش ہو جاتی ہے۔

⑨ کھانے کے دوران، ایسی چیزوں کا نام نہ لے جن سے دوسروں کو گھن آئے۔

⑩ اپنے سامنے سے کھانا، یعنی برتن میں چاروں طرف ہاتھ مارنے کے بجائے اپنی طرف سے کھانا۔

⑪ اگر ضرورت نہ ہو تو پوری ہتھیلی استعمال نہ کرنا، جیسے روٹی کھاتے وقت کوشش کی جائے کہ تین انگلیوں کو استعمال کرے، البتہ تین سے زیادہ انگلیاں استعمال کر سکتے ہیں۔

⑫ کھانا کھاتے وقت جوتے اتار دینا، اس سے قدموں کو راحت ملتی ہے۔

⑬ برتن کے درمیان سے نہیں کھانا، بلکہ کنارے سے کھانا، کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔

⑭ ایک ساتھ مل کر کھانا چاہیے، کیونکہ یہ بھی باعث برکت ہے۔

⑮ ہاتھ سے کوئی لقمہ گر جائے تو اس پر جو تنکا وغیرہ لگ جائے اسے ہٹا کر کھالیا جائے، شیطان کے لیے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

⑯ کھانے میں عیب نہ نکالے جائیں، اگر اچھا لگے تو کھالیں ورنہ چھوڑ دیں۔

⑰ کھانے پینے میں سونے چاندی کے برتن استعمال نہ کیے جائیں۔

⑱ کھانا زیادہ گرم ہو تو اس کو ڈھانک کر کچھ دیر چھوڑ دینا چاہیے، زیادہ گرم کھانا نہیں کھانا چاہیے۔

⑲ جب بھوک لگی ہو اور دستر خوان پر کھانے کے لیے بلایا جائے تو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ مجھے بھوک نہیں، کیونکہ یہ جھوٹ میں داخل ہے۔

⑳ کھانا کھاتے وقت کوئی مہمان یا حاجت مند آجائے تو تنگ دل نہ ہوں، خوشی سے شریک کرلیا جائے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو اور دو کا چار آدمیوں کو اور چار آدمیوں کا آٹھ آدمیوں کو کافی ہوجاتا ہے، یعنی برکت ہوجاتی ہے۔

㉑ کھانے پینے کی چیز میں اگر مکھی گر جائے تو مکھی کو ڈبو کر نکال دے، پھر اگر طبیعت چاہے تو اسے استعمال کرلے، اگر نہ چاہے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

㉒ پھل، کھجوریں یا کوئی خشک میوہ جات وغیرہ کھاتے وقت اچھی طرح دیکھ لینا چاہیے، کہیں اس میں کیڑے نہ ہوں۔

۲۳ اگر کسی دوسرے شخص کے ساتھ کھا رہے ہوں تو جب تک سامنے والا کھا تا رہے تب تک ہاتھ نہیں روکنا چاہیے، تا کہ اسے شرمندگی نہ ہو اور اگر جلدی ہو تو اس سے اجازت لے لی جائے۔

۲۴ جس برتن میں کھانا کھایا ہے، اس کو صاف کر دے، کیوں کہ ایسا کرنے والے کے لیے برتن استغفار کرتا ہے۔

۲۵ کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھونے سے پہلے انگلیاں چاٹ لینا، (کیا پتہ برکت انگلیوں پر لگے کھانے میں ہو)۔

۲۶ فراغت پر دسترخوان پہلے اٹھایا جائے، پھر کھانے والوں کو اٹھنا چاہیے۔

۲۷ اگر کھانے میں پیاز، لہسن یا اس جیسی کوئی بدبودار چیز کھائی ہو اور اس کے بعد کسی مجلس یا مسجد میں جانا ہو تو پہلے اچھی طرح بدبو زائل کر لے۔

۲۸ پانی تین سانس میں پینا چاہیے۔

۲۹ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ کہنا اور جب پی کر فارغ ہو جائے تو برتن منہ سے ہٹا کر الحمد للہ کہنا۔

۳۰ کھانا یا مشروب کسی مجلس میں پیش کرے اور وہاں کئی لوگ ہوں تو ابتدا صدرِ مجلس سے کی جائے، پھر جو شخص ان کے دائیں جانب بیٹھا ہو، اسی ترتیب سے دوسروں کو پیش کیا جائے، البتہ ان میں کسی خاص شخص نے الگ سے پانی وغیرہ مانگا ہو تو پھر پہلے اسی کو پیش کیا جائے۔

۳۱ جب پانی یا شربت وغیرہ دوسروں کو پلا رہا ہو تو چاہیے کہ خود سب سے آخر میں پیے۔

۳۲ بوتل میں منہ لگا کر نہ پیے۔

۳۳ برتن میں سانس لینا اور پھونک مارنا مناسب نہیں۔

۳۴ گلاس، پیالہ وغیرہ اگر کنارے سے ٹوٹا ہوا ہو تو ٹوٹی ہوئی جگہ سے منہ لگا کر نہ پیے۔

لباس پوشاک کے آداب

① لباس پوشاک میں اتنا زیادہ خرچ نہ کرے کہ فضول خرچی میں داخل ہوجائے۔

② عمدہ اور قیمتی لباس پہنا جاسکتا ہے بشرطیکہ دکھلاوے کی نیت سے نہ ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں نام ونمود کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا''۔

③ سفید کپڑے پہننا افضل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سفید کپڑے پہنو، کیونکہ یہ صاف ستھرے اور پاکیزہ ہوتے ہیں''۔

④ کپڑے پہننے میں آستین وغیرہ پہنتے وقت پہلے دایاں پھر بایاں پہنے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم (کپڑے) پہنو اور جب تم وضو کرو تو داہنی طرف سے شروع کیا کرو۔

⑤ بازو کلائی تک ڈھکے ہونا بہتر ہے۔

⑥ شلوار پاجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا گناہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے جو تہبند شلوار وغیرہ کا حصہ ہوگا، وہ دوزخ میں جائے گا(۱)، ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے تہبند کو اتراتے ہوئے گھسیٹا اللہ تعالیٰ اس کو رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔(۲)

⑦ جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں پہنے اور جب اتارنا ہو تو پہلے بایاں اتارے۔

⑧ ایک جوتا پہن کر نہیں چلنا چاہیے بلکہ یا تو دونوں اتار دے یا دونوں پہن لے۔

⑨ مرد عورت کا لباس نہ پہنے اور عورت مرد کا لباس نہ پہنے کیوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔(۳)

⑩ عورتوں کے لیے سونا اور ریشم پہننا حلال ہے، مردوں کے لیے حرام ہے۔

---

(۱)صحیح بخاری، کتاب اللباس.

(۲)صحیح بخاری، کتاب اللباس.

(۳)ابو داود، کتاب اللباس.

مہمان کے متعلق آداب

① مہمان کی عزت واکرام محض ثواب اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی نیت سے کرنا چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے''۔

② مہمان کو چاہیے کہ میزبان کے پاس اتنا زیادہ نہ ٹھہرے کہ میزبان اس سے تنگ ہو جائے۔

③ مہمان کے لیے میزبان ایک دن ایک رات کچھ تکلف کے ساتھ اہتمام کرے، پھر باقی دو دن معمول کا اکرام کرے۔

④ مہمان کو رخصت کرتے وقت گھر کے دروازے تک جانا بھی سنت ہے۔

⑤ دعوت میں جانے سے بلا عذر انکار نہ کرے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''جس کی دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہ کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی''۔

⑥ بغیر دعوت کے کھانے میں شریک نہیں ہونا چاہیے۔

⑦ جب کسی کے یہاں مہمان بن کر جائے تو میزبان جہاں بیٹھنے کا کہے وہیں بیٹھے اور کمرہ میں اس انداز سے نگاہ کو نہ گھمائیں گویا کسی چیز کو تلاش کر رہے ہوں۔

سلام کے آداب

① ہر مسلمان شخص کو سلام کرنا چاہیے، خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

② سلام کرنے میں خود پہل کرنی چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ وہ شخص قریب ہے جو خود سلام میں پہل کرے''۔

③ سواری پر سوار شخص پیدل چلنے والے کو سلام کرے، تھوڑی تعداد کے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں، چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

④ ملاقات کے وقت ایک مرتبہ سلام کرلیا تو پھر تھوڑی دیر میں جدا ہو کر ملے تو دوبارہ سلام کرے، یہ نہ سوچے کہ ابھی تو سلام کیا تھا، حدیث میں ہے کہ اگر درمیان میں درخت یا پتھر یا دیوار کی آڑ آ گئی، پھر اسی وقت ملاقات ہو جائے تو دوبارہ سلام کرے۔(۱)

⑤ اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرنا چاہیے، اس سے اپنے گھر میں برکت ہوگی، البتہ اگر گھر والے سو رہے ہوں، تو پست آواز سے ''السلام علیکم'' کہے تاکہ کسی کی نیند خراب نہ ہو۔

⑥ گھر میں اچانک داخل نہیں ہونا چاہیے بلکہ کھنکھارتے ہوئے اس طرح داخل ہو کہ گھر والوں کو پتہ چل جائے کہ کوئی آ رہا ہے۔

⑦ گھر سے نکلنے لگے تو سلام کر کے رخصت ہونا۔

⑧ گھر میں کوئی نہ ہو تو بھی سلام کر کے داخل ہونا چاہیے۔

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادب.

⑨ سلام کی تکمیل مصافحہ سے ہوتی ہے، موقع مناسب ہو اور ہاتھ خالی ہوں تو مصافحہ کرے۔

⑩ جب کسی شخص کی طرف سے سلام آئے تو سلام لانے والے کو یوں جواب دے:

وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ۔

مجلس کے آداب

① مجلس میں جو باتیں سنی ہوں وہ امانت ہوتی ہیں، کسی دوسری جگہ ان کا بیان کرنا امانت داری کے خلاف ہے۔

② جب کوئی مسلمان باہر سے آئے تو مجلس میں اگرچہ جگہ کشادہ ہو، پھر بھی اس کے اکرام میں اپنی جگہ سے سرک جانا اس کے دل میں محبت کو بڑھا دیتا ہے۔

③ مجلس میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور دوبارہ آنے کا ہو تو اس کے لیے خالی جگہ چھوڑی جائے۔

④ جب دو آدمی آپس میں گفتگو کر رہے ہوں تو تیسرے شخص کو ان کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا درست نہیں۔

⑤ جب مجلس میں تین آدمی ہوں تو دو آدمی آپس میں آہستہ آہستہ باتیں نہ کریں تاکہ تیسرا شخص پریشان نہ ہو جائے کہیں میرے بارے میں بات نہ کر رہے ہوں۔

⑥ چھپ کر کسی کی بات نہیں سننی چاہیے۔

چھینک اور جمائی آنے کے آداب

① جب چھینک آنے لگے تو ہاتھ یا کپڑے سے چہرہ ڈھانک لے تا کہ آواز بلند نہ ہو۔

② جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔

③ قریب میں سننے والا ساتھی جواب میں کہے یَرْحَمُكَ اللّٰہُ۔

④ اس پر چھینکنے والا کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (اللہ آپ کو ہدایت پر رکھے اور سب حالات سدھار دے)۔

⑤ چھینکنے والی عورت ہو تو یَرْحَمُكِ اللّٰہ (یعنی کاف کے زیر کے ساتھ) کہا جائے۔

⑥ جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ کر روک لو کیونکہ جمائی کے سبب منہ کھل جانے سے شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے''۔

لیٹنے اور سونے کے آداب

① بستر پر لیٹنے سے پہلے اس کو جھاڑ لیا جائے۔

② باوضو ہو کر داہنی کروٹ پر اس طرح لیٹنا کہ داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے ہو۔

③ سوتے وقت کی دعاؤں کا اہتمام کرنا، سوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف دعائیں منقول ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰ

۲- بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَ إِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ.

۳- اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ. وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

④ ایسی چھت پر نہ سوئے جس کے ارد گرد کوئی رکاوٹ (دیوار، جنگلہ وغیرہ) نہ ہو۔

⑤ اوندھا لیٹنا منع ہے۔

⑥ سوتے وقت چراغ، چولہا بجھا دینا چاہیے۔

⑦ جب نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ (پانی یا کھانے وغیرہ کے) برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھو لے اور پھر ناک بھی جھاڑ لے۔

خواب کے آداب

① جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو کسی ایسے شخص سے بیان کرے جس سے تعلق ہو اور خواب کے بارے میں بھی علم رکھتا ہو۔
② جب کوئی برا خواب دیکھے تو تین بار بائیں طرف تھتکار دے اور کروٹ بدل لے نیز تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشّیطٰن الرجیم پڑھے اور اس خواب کے شر سے پناہ مانگے۔
① بُرا خواب کسی سے بیان نہ کرے۔

سفر کے آداب

① سفر کے لیے نکلتے وقت دو رکعت (نفل نماز) پڑھ لینا بہتر ہے۔
② جمعرات کے دن سفر کرنا افضل ہے۔
③ کوشش کرے سفر میں اکیلا نہ جائے، تنہا سفر کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے بلکہ اس کی ترغیب دی کہ کم از کم تین آدمی ساتھ ہوں اور چار ساتھی ہوں تو بہت ہی اچھا ہے۔
④ سفر میں کسی کو امیر مقرر کر لینا چاہیے۔
⑤ سفر میں جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد کھانے پینے کی چیزیں ہوں تو ان لوگوں کا خیال کرے جن کے پاس اپنا توشہ نہ ہو۔
⑥ سفر میں اپنے ساتھیوں کی خدمت کرنی چاہیے۔
⑦ جب کسی جگہ سواری سے اتریں تو سب ساتھیوں کو اکٹھے رہنا چاہیے۔
⑧ عورتوں کے لیے اپنے مَحرم کے بغیر تنہا سفر کرنا جائز نہیں۔

متفرق آداب

① اکڑ اکڑ کر اتراتے ہوئے نہ چلے۔

② قدر و منزلت میں بڑے لوگوں کے ساتھ ادب و تعظیم کا اہتمام کرنا چاہیے۔

③ بڑوں کی موجودگی میں چھوٹے کو بات میں آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔

④ گھر میں جاندار کی تصویر نہ لگائے اور کتا نہ پالے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
"جس گھر میں کتا یا جاندار کی تصویریں ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔

⑤ جب کسی کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور اندر سے پوچھا جائے کہ: کون؟ تو اپنا نام بتائے، یہ نہ کہے کہ "میں ہوں"۔

⑥ جب کسی کے گھر جانا ہو تو اس سے اجازت لے کر جائے، بغیر اجازت اندر نظر بھی نہ ڈالے، یہاں تک کہ والدین کے کمرہ میں بھی جانے سے پہلے دستک دے، تین بار اجازت لے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلا جائے، اجازت لیتے وقت دروازے سے دائیں بائیں کھڑا ہو۔

⑦ دس سال کی عمر کے بعد، بہن بھائی کے بستر جدا ہونے چاہئیں۔

⑧ چھری چاقو وغیرہ کھلی ہوئی کسی کو نہ پکڑائے، اگر ایسا کرنا پڑے تو اس کو دستہ کی جانب سے دے۔

⑨ جب مغرب کا وقت ہو تو باہر نہیں نکلنا چاہیے، حدیث میں ہے کہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں، غروب کے کچھ دیر بعد جانے میں کوئی حرج نہیں۔

⑩ چھوٹے بچے کی زبان چلنے لگے تو اسے پہلے کلمہ لا الہ الا اللہ سکھایا جائے۔

⑪ زمانے اور موسم کو بُرا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم فرمائی ہوئی

پیاری پیاری دُعائیں

مفتی اعظم پاکستان
حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب رحمہ اللہ

سو کر اٹھنے پر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ

صبح شام پڑھنے کی دعائیں

* بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
* اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
* اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ اَمْسَیْنَا وَ بِكَ نَحْیَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْكَ النُّشُوْرُ
* لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
* رَضِیْتُ بِاللهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ
* اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.
* حَسْبِیَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حسبی اللہ سے العظیم تک سات بار پڑھے)

جب بیت الخلا جائے تو بایاں پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

* بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

اور جب باہر نکلے تو دایاں پاؤں باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

* غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی، وَعَافَانِیْ

جب وضو شروع کرے تو یہ دعا پڑھے:

* بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا

وضو کے درمیان پڑھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

جب وضو کر چکے تو یہ دعا پڑھے:

* اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

* اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ، وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ

جب گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:

* بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

جب مسجد میں داخل ہو تو دایاں پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

* بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

جب مسجد سے باہر نکلے تو بایاں پاؤں باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

* بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

نماز فجر اور مغرب کے بعد سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

* اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

نماز فجر کے بعد تین مرتبہ یہ تعوذ پڑھے:

* اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اس کے بعد سورۃ الحشر کی آخری تین آیتیں پڑھے:

* هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (الحشر)

جب کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے:

* بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ پڑھ لے۔

جب کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھے:

* اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

دعوت کا کھانا کھانے کی دعا:

* اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھے:

* اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

زم زم پی کر یہ دعا پڑھے:

* اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ

والدین کے لیے اس طرح دعا کیا کرے:

* رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا

جب نئے کپڑے پہنے تو یہ دعا پڑھے:

* اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

جب کپڑے اتارے تو بسم اللہ کہے، کیونکہ بِسمِ اللہ جنات اور شیاطین کی آنکھوں اور انسان کے درمیان پردہ ہے۔

جب گاڑی پر سوار ہونے لگے تو بسم اللہ کہے اور جب اچھی طرح بیٹھ جائے تو یہ دعا پڑھے:

* اَللہُ اَکْبَرُ تین بار، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تین بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین بار
* سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

سفر سے واپسی کی دعا:

* آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

بارش کی دعا:

* اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا تین بار، اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا تین بار

جب مرغ کی آواز سنے تو پڑھے:

* اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

جب گدھے اور کتے کی آواز سنے تو پڑھے:

* اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

پہلی رات کا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

* اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللہُ

جب اپنا چہرہ آئینے میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

* اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

جب کوئی احسان کرے تو شکریہ میں کہے:

* جَزَاكَ اللہُ خَیْرًا

جب کوئی خوشی کی بات پیش آئے تو کہے:

* اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

جب کوئی ناخوشی کی بات پیش آئے تو کہے:

* اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

جب برا خیال آئے تو پڑھے:

* اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ

جب غصہ آئے تو یہ پڑھ لے:

* اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

جب مجلس سے کھڑا ہو تو یہ دعا پڑھے:

* سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

جب کوئی مصیبت زدہ کو دیکھے تو اپنے دل میں کہے:

* اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

جب کہیں آگ لگی دیکھے تو بار بار اللہ اکبر کہے

جب پیر سو جائے تو پڑھے:

* صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جب چھینک آئے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو سننے والا یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہے، اس پر چھینکنے والا جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ کہے۔

ہر فرض نماز کے سلام کے بعد یہ دعائیں پڑھے:

* اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

* اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

* لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

* اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

پھر آیت الکرسی کے بعد تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا یعنی 33 بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، 34 بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھ لے اور پھر دعا مانگے، یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔

فرض نماز کے بعد کی چند دعائیں یہ ہیں:

① اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا ، وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ.

② اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

③ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

④ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

⑤ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

⑥ اَللّٰھُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

⑦ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ، وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ، وَزِدْنِیْ عِلْمًا

⑧ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ ، وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ، وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ۔

⑨ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ۔

⑩ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَاسَاَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

جب دو مسلمان بھائی آپس میں ملیں تو ایک اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے اور دوسرا جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہے، سلام میں پہل کرنے والے کے لیے زیادہ نیکیاں ہیں، نیز چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، سوار پیدل چلنے والے اور بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے لوگ بڑی جماعت کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور واقف ناواقف ہر مسلمان کو سلام کرے، غیر مسلم کے جواب میں صرف وعلیکم کہے۔

جب قبرستان جائے تو یہ دعا پڑھے:

* اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

جب میت کو قبر میں اتارے تو کہے:

* بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

قبر پر مٹی ڈالتے وقت پہلی مرتبہ: مِنْهَا خَلَقْنَا کُمْ

دوسری مرتبہ ڈالتے وقت: وَفِیْهَا نُعِیْدُ کُمْ

تیسری مرتبہ ڈالتے وقت: وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی

نوٹ: تدفین کے بعد قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر سورہ بقرہ کا پہلا رکوع پڑھے اور قبر کے پیروں کی طرف کھڑے ہو کر سورہ بقرہ کا آخری رکوع پڑھے۔

گھر میں آنے کی دعا:

* اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

سونے کے وقت کی دعا:

* اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰی

سوتے وقت سورۃ الاخلاص، الفلق، الناس پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرے، پھر جہاں تک ہو سکے اُن کو تمام جسم پر پھیرے، سر، چہرہ اور بدن سامنے کے حصے سے شروع کرے، اس طرح تین مرتبہ یہ عمل کرے، پھر آیۃ الکرسی پڑھ کر 33 بار سُبْحَانَ اللهِ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، 34 بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔

صلوۃ الحاجت

ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص کو کوئی بھی ضرورت پیش آئے دینی ہو یا دُنیوی، اس کا تعلق مالک المُلک سے ہو، یا کسی آدمی سے، اس کو چاہیے کہ بہت اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز (نفل) پڑھے، پھر اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا کرے اور پھر درود شریف پڑھے، اس کے بعد یہ دعا پڑھے تو ان شاء اللہ اس کی حاجت ضرور پوری ہو گی، دعا یہ ہے:

* لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

دولہا و دلہن کو مبارکباد کی دعا:

* بَارَكَ اللهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

کسی کو رخصت کرنے کی دعا:

* اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔

جب کسی سفر کا ارادہ کرے:

* اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصُوْلُ، وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ۔

جب اپنے گھر میں سفر سے آئے:

* تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا

جب کسی ظالم کا خوف ہو:

* اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُمْ بِمَا شِئْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

مشکلات کو آسان کرنے کی دعا:

* اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ

جب بادل آتا دیکھے:

* اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ

بارش کے وقت کی دعا:

* اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا

جب بادل گرجے:

* اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

یا یہ دعا پڑھے:

* سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ

جب چاند پر نظر پڑے:

* اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ

جب اپنے مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھے:

* اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

جب مریض کی عیادت کرے تو یوں کہے:

* لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

جب نیا پھل سامنے آئے:

* اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا

استخارہ کی دعا

* اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ، فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ، وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ، فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ

حادثات سے بچنے کا وظیفہ

* اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ، مَاشَاءَ اللهُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، اَعْلَمُ اَنَّ اللهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، وَاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
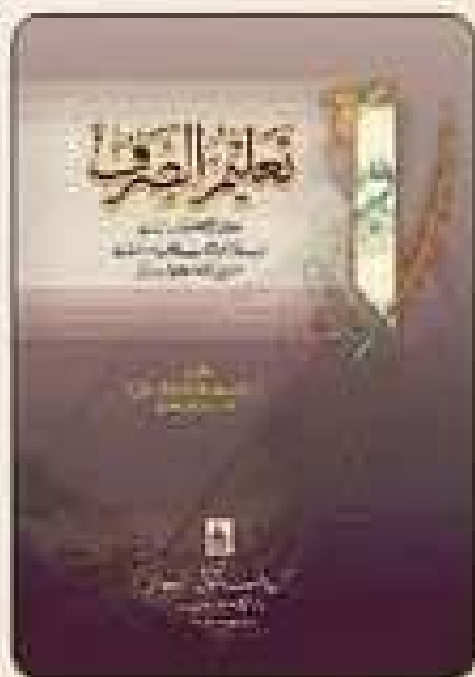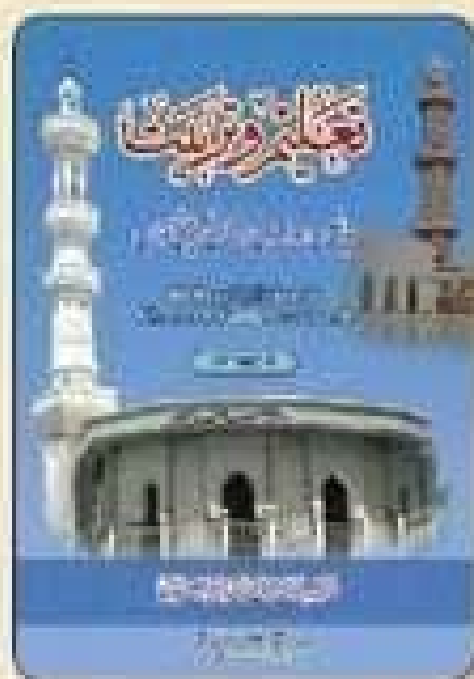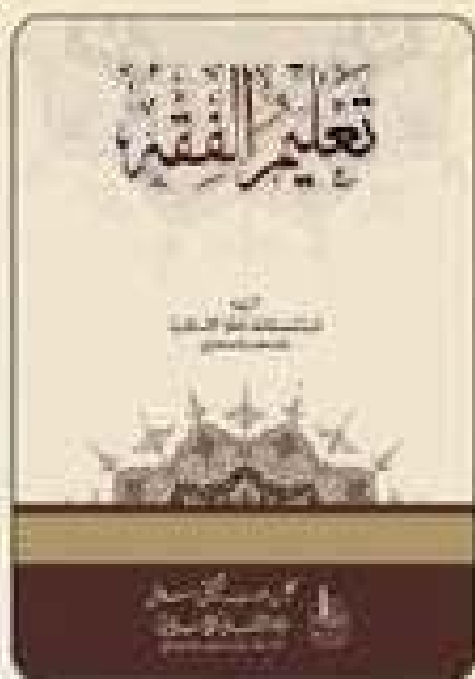
مجلس دعوت و تحقیق اسلامی

جامعة العلوم الإسلامية